العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲ | مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید | نمبر ۸

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	حفظ صحت	۳	۶	۱۹۱۸ء کی باسمتی سے ۱۹۲۲ء	
۲	علاج الامراض	۵		کے دسترخوان پر	۲۷
۳	علم الادویہ	۹	۷	جوابات استفسارات	۳۱
۴	اعمال الاعضاء	۱۳	۸	استفسارات	۳۶
۵	مراسلات	۱۵	۹	تحقیقات و تجربات	۳۷

ہر قسم کی خط و کتابت ترسیل زر حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت لاہور سے ہونی چاہئے

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہوتا ہے جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا لیکن جس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ سے کم روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی۔پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر ہے۔ لیکن وی پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اتنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) جو اصحاب آئندہ کیلئے تین نئے خریدار پیدا کر کے انکی طرف سے سالانہ قیمتیں نقد دفتر میں بھجوا دینگے یا وی۔پی وصول کرا دینگے۔ انکا حق ہوگا کہ خود اپنے نام یا کسی دوست کے نام چھ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کرالیں۔ اور بصورت پانچ خریدار دینے کے ایک سال کے واسطے رسالہ مفت جاری کرا سکتے ہیں۔

(۵) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۶) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپ کا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں۔

(۷) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(۸) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔ منیجر

سلسلہ کے لئے رسالہ مئی ۱۹۲۲ء دیکھو

حفظ صحت

حکیم محمد یعقوب سلمہ

اب تک حفظ صحت کے متعلق جسقدر بیان کیا گیا ہے - وہ ستہ مغیرہ یعنی اُن چھ اسباب کے متعلق لکھا گیا ہے - جن کے اختلاف حالات سے ہر ایک دُنیا کی موثرہ چیز کی تاثیر متغیر و متبدل ہو جایا کرتی ہے - ایک حالت میں تو ایک چیز مفید صحت ہوا کرتی ہے - لیکن دوسری حالت میں وہی چیز مضر صحت ہو جاتی ہے - اور پھر تیسری حالت میں وہی چیز دافع امراض بھی بن جاتی ہے - اور وہ ستہ مغیرہ جنکا بیان مختصر طور پر کیا جا چکا ہے - وہ یہ تھیں - (۱) ضرورت (۲) مقدار (۳) وقت (۴) طریق (۵) شکل (۶) عادت - یہ ایک ایسا مضمون تھا جسپر آجتک کسی طبیب یا ڈاکٹر یا ویدنے روشنی نہیں ڈالی - اور میں جانتا ہوں کہ بہتوں نے اس مضمون کو کما حقہٗ نہیں سمجھا ہوگا - کیونکہ بالکل اچھوتا مضمون تھا لیکن اب ذرا اس کی تفصیل کے واسطے تاکہ عوام کی سمجھ میں بھی وہ بات آجائے - ایک مضمون شروع کیا جاتا ہے - اور یہ اس طرح سے ہوگا کہ دُنیا کی تمام موثرہ چیزوں کو تفصیل کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بیان کر کے پھر ستہ مغیرہ کے ماتحت انکی تاثیروں کو دکھایا جائے کہ کس طرح انکی تاثیریں بدل جایا کرتی ہیں - لیکن چونکہ دُنیا کی تمام موثرہ چیزونکی تفصیل ایک طویل مضمون ہوگا - اس واسطے پہلے صرف چند بڑی بڑی چیزوں کا بیان کر دینا بہت ضروری ہے - اور وہ چھ ہیں چنانچہ متقدمین نے بھی انکو لکھا ہے - اور وہ چھ چیزیں ستہ ضروریہ کے نام سے پہلی کتابوں میں موسوم کی گئی ہیں - جن کو میں نے بھی پسند کر کے متقدمین کی تقلید بہتر سمجھی ہے - کیونکہ اگرچہ دنیا کی بے انتہا چیزیں ہیں جن سے متاثر ہو کر انسان صحت میں رہتا ہے - یا بیمار ہو جاتا ہے یا بیماری سے شفا پاتا ہے - لیکن انمیں بہت سی ایسی ہیں کہ جن سے اکثر اشخاص کو کبھی بھی متاثر ہونے کا موقعہ نہ ملا ہوگا مگر یہ چھ اسباب جنکو ستہ ضروریہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ان کی تاثیر سے کوئی فرد قطعاً بھی نہیں بچ سکتا اور ضروری ہے کہ ہر ایک بشر انکی تاثیروں سے متاثر ہو

اسی واسطے انکا نام ستہ ضروریہ لکھا گیا ہے۔ اور وہ چھ اسباب ضروریہ یہ ہیں۔
(۱) ہوا (۲) ماکول اور مشروب (۳) نیند اور بیداری (۴) حرکت اور سکون (۵) استفراغ اور احتباس (۶) انفعالات وعوارضات نفسانی۔ ان تمام کی تفصیل نمبروار انشاء اللہ کی جائیگی۔ یہ مضمون اگرچہ ایسا ہے جس پر متقدمین نے بھی بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔ اور بہت سی باتیں ان کی تحریر کے بالکل مطابق بیان ہونگی لیکن تاہم ایسے ڈھنگ اور ایسے دلچسپ پیرایہ میں اظہار کیا جاویگا کہ بالکل نیا مضمون سمجھا جائیگا۔ نیز کئی پہلی باتوں کی تردید بھی کی جائیگی جن سے اس علم کی اصلاح ہو جائے۔ بلکہ بعض باتیں اس مضمون میں بالکل نئی بھی ہونگی جو پہلے نہیں لکھی گئیں یا کم از کم اس طرح مفصل نہیں کی گئیں۔ اسقدر تمہید کے بعد اب اسباب ستہ ضروریہ کو نمبروار لکھنا شروع کیا جاتا ہے۔ بعون اللہ وکرمہ

(۱) ہوا

اگرچہ ستہ ضروریہ کی ہر ایک چیز ایسی ہے جس سے کسی متنفس کو بھی استغنا حاصل نہیں ہے۔ لیکن ان میں سے ہوا ایک ایسی ضروری چیز ہے جس سے ایک منٹ کے لئے بھی کوئی بشر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ دنیا میں کوئی بھی زندہ چیز اس کے اثرات کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

ہوا ایک ایسی لطیف چیز ہے جو انسان کو دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے عام لوگوں کی اسکی طرف بالکل توجہ نہیں ہوتی۔ کھانے پینے کیلئے تو خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ اچھے اچھے اور عمدہ عمدہ کھانوں کی طرف راغب پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہوا کی طرف سے نہایت چشم پوشی کیجاتی ہے۔ حالانکہ غذا سے بڑھکر انسان کو ہوا کی ضرورت ہے۔ کیونکہ غذا کے بغیر تو انسان چند دنوں بلکہ ہفتوں تک بھی زندہ رہ سکتا ہے مگر ہوا کے بغیر دو چار منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن چونکہ کھانے پینے والی چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ اس لئے انکی طرف توجہ زیادہ تر پائی جاتی ہے۔ مگر ہوا بہ سبب اپنی لطافت کے دکھائی نہیں دیتی۔ اس واسطے اس کی طرف کبھی دھیان تک نہیں کیا جاتا۔

مسلسل مضمون

علاج الامراض

از مدیر رسالہ

(۴) اگر مرض سخت درجہ کا حاد ہو اور مریض جوان اور تنومند ہو تو فصد کر دینا ہی مفید ہو جاتا ہے۔

(۵) عورتوں کو، احتباس طمث کے موقعہ پر مدر حیض چیزیں دیکر رحم کے فعل کو تیز کرنے سے عضلات کمر میں کمی خون ہو کر آرام آجاتا ہے۔

دوسری تجویز گرم خاص عضو اوف کو براہ راست تسکین دی جائے۔

مندرجہ ذیل تدابیر سے حاصل ہو سکتی ہے:۔

(۱) اسباب محرکہ کو دور کیا جائے تاکہ خود بخود عضلات میں تسکین پیدا ہو۔

(۲) مریض کو آرام اور سکون سے بستر پر لٹا رکھنا چاہئے۔

(۳) ادویہ مسکنہ کا اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کرایا جائے۔ اس کام کے لئے تمام مخدر و مسکن اشیاء جیسے افیون سلفاح۔ مٹھا تیلیہ۔ دھتورہ وغیرہ کا استعمال مفید ہے۔ اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر انکا استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ یونانی۔ ویدک اور ڈاکٹری قرابا دینوں میں ایسے نسخہ جات بکثرت مل سکتے ہیں۔ جن میں کسی نہ کسی مخدر چیز کی جزو ضرور ہوتی ہے۔ سو حسب منشاء کسی نسخہ کو تجویز کر لینا معالج کے واسطے آسان ہے۔ یہاں پر مختلف نسخوں کی بھرمار کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(۴) اگر وجع مفاصل یا نقرس کی مرض کے سبب درد کمر ہو تو ان امراض کی خاص ادویہ کا استعمال کرانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ جنکا ذکر وجع المفاصل کے فصل سے دیکھ سکتے ہیں۔

اٹھارھویں فصل

وجع الورک یعنی سرین کا درد۔ یہ درد سرین کے اندر کے عضلات میں سوزش اور التہاب پیدا ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔ سو اگر سوزش انہیں عضلات تک

محدود رہے۔ تو درد بھی سرین ہی میں محدود رہتا ہے۔ لیکن اگر سوزش کا اثر ورک کے نیچے عصب تک پہنچ جائے تو حسب اس کی حدود سوزش کے نیچے زانو تک یا ٹخنے تک بھی درد چلا جاتا ہے۔

(نوٹ) یونانی اطباء اس درد کو جو سرین سے نکل کر ران تک یا ان سے بھی گذرتا ہوا زانو یا ٹخنے تک چلا جاتا ہے۔ عرق النساء کہتے ہیں۔ اور اسکی کیفیت یہ بیان کرتے ہیں کہ عرق النساء ایک رگ ہے اس میں یہ درد ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس رگ کا فصد بھی اس مرض میں کیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ کیفیت بالکل غلط اور خلاف قیاس ہے۔ وریدیں ذی حس نہیں ہیں۔ جن میں درد پیدا ہو سکے۔ جسم انسان میں کوئی دوسری ورید نہیں ہے۔ جس میں کبھی درد پیدا ہوا ہو۔ نیز ورید عرق النساء تو ران اور ساق وغیرہ میں اس کی بیرونی طرف بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی شہادت متقدمین نے بھی دی ہے۔ پس یہ غلط ہے کہ یہ درد خونی سیاہ رگ میں ہوتا ہے۔ جو عرق النساء سے موسوم ہے۔ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اعصاب نخاعی کے نچلے اعصاب میں سے چند اعصاب باہم ملکر نشستگاہ میں ایک قسم کا جال بناتے ہیں۔ اس اعصابی جال میں سے دو شاخیں بہت موٹی نکلتی ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام العصب الورکی الصغیر ہے۔ اور دوسرے کا نام العصب الورکی الکبیر ہے۔ یعنی ایک عصب سرین میں سے چھوٹا نکلتا ہے۔ جو ران کے اندر سے ہوتا ہوا گھٹنے کے جوڑ سے پچھلی طرف ہو کر پنڈلی کے وسط میں پہنچکر چھوٹی چھوٹی شاخوں میں منقسم ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا عصب اس سے بڑا ہے بلکہ تمام جسم کے اعصاب سے یہ عصب بڑا ہے جو نشستگاہ کے عصبی جال سے شروع ہو کر نشستگاہ کی ہڈی کے سوراخ کے راستے سرین سے باہر آ کر ٹانگ کی باہر کی طرف نیچے کو اترتا ہوا دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک کو گھٹنے کا بیرونی عصب اور دوسرے کو گھٹنے کا اندرونی عصب کہتے ہیں۔ یہ پھر آگے شاخوں میں تقسیم ہو کر ٹخنے کے قریب بالکل چھوٹی چھوٹی شاخیں بنکر پاؤں کی انگلیوں میں منتشر ہو کر ختم ہو

جاتا ہے۔ پس یہ درد انہیں اعصاب میں سے کسی ایک میں پیدا ہوتا ہے نہ کہ وریدیں۔ پس۔ طب جدید میں عرق النسا کوئی علیحدہ مرض نہیں ہے۔ بلکہ محض وجع الورک ہے۔ جسکا درد ورک سے بذریعہ اعصاب متجاوز ہوتا ہوا ران یا زانو یا ٹخنے تک پہنچ جاتا ہے۔ خواہ اندرونی طرف کسی عصب میں ہو خواہ بیرونی طرف بلکہ بعض مریضوں میں یہ درد ٹخنہ سے بھی گذر کر چھوٹی انگلی تک پہنچ جاتا ہے ٹھیک اسی طرح کا ایک درد عضلات کتف سے اٹھکر کہنی بلکہ ہاتھ کے پہنچے تک پہنچا کرتا ہے وہ بھی اعصابی ہے نہ کہ کسی وریدیں۔

اسباب۔ اس کے اسباب وہی ہیں جو کہ وجع القطن میں بیان ہو چکے ہیں یا وجع المفاصل اور نقرس میں بیان ہونگے۔

علامات۔ یہ درد محض سرین میں ہوتا ہے یا سرین میں سے نکل کر پاؤں کی طرف آجاتا ہے۔ جیسا کہ کیفیت مرض میں مفصل گذرا۔ اکثر یہ درد پہلے آہستہ آہستہ شروع ہو کر پھر بڑھتا بڑھتا شدید ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی شروع ہی میں یکایک شدید ہو جاتا ہے۔ اگر مدت تک یہ درد قائم رہے اور صحت نہ ہو تو ٹانگ لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے۔

علاج۔ مریض کو آرام سے رکھنا چاہیئے۔ حرکات سے مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز ماؤف ٹانگ کو خصوصاً اور سارے بدن کو عموماً سردی سے بچانا اور گرم رکھنا ضروری ہے۔ جو گرم لباس اور مختلف قسم کی مکوروں اور گرم صمادوں اور مالشوں سے رکھا جاسکتا ہے۔

مسہلات سے اسالہ کرتا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ ایک تیز مسہل ضرور دیدینا چاہیئے۔ اس سے لازمی طور پر درد میں آرام یا کم از کم تخفیف ضرور ہو جاتی ہے۔ بھاٹاں بھی قبض نہ ہونے دیں۔

تمام قسم کے محرک اغذیہ و ادویہ سے پرہیز کرائیں۔ چنانچہ گوشت اور شوربہ اور شراب اور گرم مصالحہ وغیرہ سے پرہیز رہے۔ اور مخدر اور مسکن اعصاب دوائیں کھلائیں۔ جن سے تسکین پیدا ہو کر مرض رفع ہو۔ چنانچہ ایسی دوائیں

درج ذیل ہیں جو فرداً فرداً یا حسب ضرورت مجموعاً استعمال کرا سکتے ہیں۔

(۱) سورنجان۔ حرمل۔ کافور۔ میٹھا تیلیہ۔ بیروج۔ انگریزی ادویہ میں سے ایسپرین سوڈیم سلی سلاس۔ پٹاسیم آئیوڈائڈ۔ فنسٹین۔ ٹنکچر جل سیمیائی۔ ٹنکچر سمی کی قطرہ قطرہ مارفین یا کوکین کی جلدی پچکاری بھی بہت مفید ہوا کرتی ہے۔

اگر علاج مذکورہ بالا سے آرام ہو جائے تو فبہا ورنہ سرین پر داغ دیں خواہ آگ سے دیں یا آگ وغیرہ ادویہ متقرحہ سے وہاں زخم پیدا کر کے امالہ کرائیں نیز عصب ماؤف میں سوئیاں چبھونا بھی مفید ہے۔ نیز مٹی کے ٹوٹے ہوئے برتنوں کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں پیسوں کی طرح بنا کر عصب مذکور پر چار چار پانچ پانچ انچ کے فاصلہ پر سرین سے لیکر رد کے اختتام تک رکھ کر کسی کپڑے سے خوب کس کر باندھ دیں حتےٰ کہ وہ ٹانگ سن ہو جائے۔ پھر پندرہ بیس منٹ کے وقفہ کے بعد کھول دیں۔ اس عمل سے بھی اکثر درد میں آرام ہو جایا کرتا ہے۔

اکثر اوقات وریدعرق النساء کے فصد سے بھی آرام ہو سکتا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ عرق النساء میں درد ہوگا تبھی تو اس کے فصد سے فائدہ ہوا کیونکہ فائدہ تو امالہ سے ہوگا۔ چنانچہ عرق النساء کے مقابلہ میں صافن یا مالفن کا فصد بہت زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ چنانچہ متقدمین نے بھی اس کی شہادت دی ہے۔ نیز سرین پر کوزہ یا گلاس کا لگانا بھی مفید ہے۔ خصوصاً اگر پچھنے لگا کر خون بھی نکالیں۔

اُنیسویں فصل

وجع الانثیین یعنی خصیوں کا درد

علامات۔ عموماً ایک ہی خصیہ میں درد ہوا کرتا ہے۔ لیکن کبھی دونو خصیوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ ماؤف خصیہ درد کے وقت اوپر کو چڑھ جاتا ہے۔ اور دوسرا اپنے اصلی مقام پر رہتا ہے۔ اگر دونو ماؤف اور دردناک ہوں تو دونو خصیے اپنے مقام سے اوپر کو کھینچے جاتے ہیں۔ جس بہت تیز اور نازک ہو جاتی ہے

مسلسل مضمون

علم الادویہ

کیونکہ سارے جسم میں اعصاب ہیں اور تمام اعصابی نظام پر اسکا اثر ہے۔ اس واسطے یہ دوا ایک عام مخدر اعضاء ہے۔ اب جاننا چاہیئے کہ ہر ایک عضو پر اسکی تاثیر تخدیر پڑکر ایک ہی قسم کی علامات اور ایک ہی قسم کے نتائج نہیں نکلا کرتے بلکہ ہر ایک عضو کے افعال کی مناسبت سے علامات و نتائج ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ دماغ کے مخدر ہونے سے عقل و ہوش اور دیگر حواس میں نقص اور کمی واقع ہوگی۔ لیکن دل کی تخدیر سے نبض قصیر اور بطی اور بدن کی سردی ظاہر ہوگی اور پھیپھڑہ کی تخدیر سے تنفس سست اور بے قاعدہ ہوکر چہرہ سیاہی مائل ہوجاتا ہے معدہ کی تخدیر سے بدہضمی اور کمی اشتہا اور آنتوں کی تخدیر سے قبض شدید پیدا ہوتی ہے۔ علےٰ ہذا القیاس ہر ایک عضو پر اسکا اثر جدا جدا نتائج اور علامات پیدا کرتا ہے۔ جیساکہ عنقریب مفصل طور پر ذکر کیا جائیگا۔ اور یہ اختلاف علامات اور نتائج محض افعال الاعضاء کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔ جو علیحدہ علیحدہ ظاہر ہونا ضروری ہے۔

علاوہ افعال الاعضا کے اختلاف کے اس دوا کے وزن کو کم و بیش کردینے سے بھی اس کی علامات اور نتائج مختلف نکلا کرتے ہیں۔ اور نتائج میں اسقدر اختلاف واقع ہوجاتا ہے کہ بظاہر وہ نتائج باہم متضاد اور بالکل برعکس معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم علیحدہ علیحدہ اور ان کے علیحدہ علیحدہ خواص بیان کرتے ہیں۔

سو واضح رہے کہ افیون کی بہت ہی تھوڑی خوراک جسکا وزن ایک رتی کا ہزارواں حصہ یا اس سے بھی کم ہو اسکا اثر تمام اعضاء انسانی پر مفرح اور محرک ہوتا ہے نہ کہ مسکن اور مخدر جو اسکا ذاتی اثر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طاقت مدبرہ بدن جب دیکھتی ہے کہ ایک مخدر چیز جسم میں داخل ہوئی ہے تو وہ اسکے خلاف اسباب بہم پہنچاتی ہے تاکہ وہ تخدیر پیدا نہ کرسکے۔ سو چونکہ وہ بہت

قلیل وزن ہونے کی وجہ سے کمزور تاثیر والی ہوتی ہے - اس واسطے طبیعت مدبرہ اس کے مقابلہ میں کامیاب ہو جاتی ہے - یعنی تمام اعضاء میں اس قسم کی تفریح اور تحریک پیدا کر دیتی ہے - جس سے اس دوا کا اثر کسی عضو پر نہ ہونے پائے - اور یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ طاقتور اور کمزور کا مقابلہ ہو جانے پر کمزور کا اثر فنا ہو جاتا ہے - اور طاقتور پہلے سے بھی زیادہ اپنے اثرات کا اظہار کیا کرتا ہے - جیسے ستاروں کی روشنی چاند کی روشنی کے آگے ماند پڑ جاتی ہے - اور چاند کی روشنی سورج کی روشنی کے آگے نابود ہو جاتی ہے - اسی طرح نمک اور شیرینی کا مقابلہ اگر کیا جائے تو جسکو غلبہ ہوگا - وہ اپنا آپ ظاہر کریگی اور جو مغلوب ہوگی اسکا اثر نابود ہو جائیگا - علیٰ ہذا القیاس دُنیا کی تمام متضاد چیزوں میں یہی اصول کام کر رہا ہے - پس چونکہ افیون مخدر چیز ہے - اس واسطے طبیعت مدبرہ بدن اسکے مقابلہ میں تفریح اور تحریک پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیگی - جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تھوڑے وزن میں اس دوا کا کسی عضو پر ایک ذرہ پر بھی تخدیر کا اثر نہیں ہوگا - بلکہ اُلٹا طبیعت مدبرہ کے تغیر پیدا کر دینے سے بدن میں تحریک پیدا ہوگی - چنانچہ حسب ذیل علامات پیدا ہونگی -

کسیقدر عقل تیز ہو جائیگی - خیالات میں چستی طبیعت بشاش ہو کر خوشی اور آرام معلوم ہوگا - اطمینان اور انبساط کی کیفیت معلوم ہوگی - آنکھوں میں روشنی کانوں کی سماعت تیز - جسم کی حس و حرکت میں نمایاں ترقی - جسمانی و دماغی کاموں کے کرنے کو دل چاہیگا وغیرہ وغیرہ -

بعض اشخاص خصوصاً دماغی کام کرنے والے لوگ افیون کو صرف اسی فائدہ کے لئے استعمال کرنے لگ جاتے ہیں - لیکن چند ہی یوم میں طبیعت اس کی عادی ہو جاتی ہے - اور اسکا مقابلہ ترک کر دیتی ہے جس سے پھر کھانے والے میں تحریک اور تفریح پیدا نہیں ہوتی اور نہ خیالات پر کوئی اثر پڑتا ہے - پھر انکو بار بار کھانے یا اسکا وزن بڑھانا پڑتا ہے - جس سے طبیعت پھر اسے خلاف معمول دیکھکر اسکا مقابلہ کرتی ہے - اور تفریح و تحریک پیدا کرتی ہے - علیٰ ہذا القیاس پھر چند روز کے بعد اسکا وزن اور بڑھانا پڑتا ہے حتےٰ کہ تولہ تولہ افیون تک کھانے والے عادی پائے گئے ہیں - غرضکہ تھوڑی مقدار میں دوا مفرح و محرک اور بڑی مقدار میں تخدیر پیدا

گرشیوالی ہے۔ اس سے زیادہ وزن یعنی ایک چاول سے ایک رتی تک استعمال کرنے سے مندرجہ ذیل تاثیرات ظاہر ہوتی ہیں۔

پہلے پہلے تو مندرجہ بالا علامات تفریحی و تحریکی کا ظہور نمایاں طور پر پیدا ہو جاتا ہے۔ حتےٰ کہ معمولی سے معمولی اور عامی انسان بھی ان علامات کو اپنے بدن میں محسوس کر لیتا ہے۔ لیکن چونکہ دو اوزن میں زیادہ اور طاقتور ہے۔ چند منٹ کے بعد ہی طبیعت مدبرہ مغلوب ہو جاتی ہے۔ اور افیون کا اثر غالب ہو کر آ کر علامات مخدرہ کا اظہار شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حواس کند اور طبیعت سست تمام اعضاء ظاہری و باطنی کے افعال میں کمی اور حس و حرکت میں تخدیر پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے علامات متنوعہ حسب مناسبت ہر ایک عضو کے ظاہر ہونے لگتی ہیں جیسے کہ ہر ایک عضو کے متعلق نمبروار علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) **تمدا کی نالی**۔ یعنی منہ سے لیکر مقعد تک تمام اعضاء مری۔ معدہ اور آنتوں وغیرہ میں تاثیر تخدیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ انکی رطوبت پیدا کرنے والی گلٹیاں اپنے فعل میں ناقص ہو جاتی ہیں جس سے منہ اور حلق خشک ہو جاتے ہیں۔ اور معدہ کی ہاضم رطوبات کا ترشح بند ہو کر بدہضمی کی مرض پیدا ہو جاتی ہے۔ بھوک بند ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ البتہ اگر معدہ میں سوزش یا خراش وغیرہ پہلے سے موجود ہو تو اس میں اس کے مخدر فعل سے ضرور کمی آجاتی ہے۔ چنانچہ درد معدہ میں تسکین ہو جاتی ہے۔ اور اگر ابکایاں اور قے آرہی ہوں۔ تو بند ہو جاتی ہیں بلکہ اگر بہت زیادہ مقدار میں افیون کھلائی گئی ہو تو مقی ادویہ کے دینے سے بھی قے نہیں آتی۔ امعاء پر بھی اسکا وہی اثر ہے جو معدہ پر ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امعاء کی حرکت دودیہ کم ہو جاتی ہے۔ اور حس و حرکت کمزور ہو کر اور رطوبات خشک ہو کر قبض پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر امعاء میں کسی قسم کی خراش یا سوزش وغیرہ ہو تو اس میں تسکین اور تخفیف بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

پس معدہ اور امعاء کی سوزش و خراش و درد کو رفع کرنے کے واسطے ایک مسکن دوا ہے۔ لیکن انکی کمی فعل کی وجہ سے بھوک و ہاضمہ کو بند کرنے والی اور سخت قابض ہے۔

خون۔ معدہ و امعاء سے آہستہ آہستہ افیون خون میں جذب ہوتی جاتی ہے اور خون میں مکر تمام اعضاء میں دورہ کرتی ہے۔

قلب۔ دل کے عصبی مرکز پر مخدر اثر کرنے سے دل کی حرکت اور قوت انقباضی میں ضرور فرق پڑ جاتا ہے جس سے دل کمزور ہو کر نبض کی چال بطی اور قصیر ہو جاتی ہے۔ اور اگر افیون زیادہ مقدار میں استعمال ہوئی ہو تو بالآخر دل انبساطی حالت میں حرکت کرنے سے ٹھیر جاتا ہے۔

پھیپھڑہ۔ مرکز تنفس پر اسکا مخدر اثر مرکز قلبی سے بھی زیادہ پڑتا ہے۔ جس سے سانس کا آنا سست اور بے قاعدہ ہو جاتا ہے۔ اس واسطے چہرہ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اور اگر افیون زیادہ وزن میں، استعمال ہوئی ہو تو پھیپھڑہ اپنی حرکت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ اور دم بند ہو کر انسان مر جاتا ہے۔

جگر۔ جگر کی قوتوں میں بھی مخدر تاثیر کے ہونے سے کمزوری آجاتی ہے۔ چنانچہ جگر صفرا پیدا کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ جس سے براز کی رنگت مٹیالی اور پھیکی ہو جاتی ہے۔

حرارت جسم۔ افیون کی زیادہ مقدار سے ضرور ہی جسمانی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ تخدیر قلب وریہ سے دوران خون میں کمی آجانے اور آکسیجن کے کم جذب ہونے سے جسم پر سردی کا غالب آجانا ضروری ہے۔

نظام عصبی۔ اعصاب پر افیون کا چونکہ خاص طور پر اثر ہوتا ہے اس واسطے طبیعت سست اور کسلمند ہو جاتی ہے، حرکت کرنے کو دل نہیں چاہتا آنکھوں میں گرانی معلوم ہوتی ہے۔ بالآخر غنودگی سی ہو کر نیند آجاتی ہے بہت زیادہ مقدار میں کھا لینے سے نہایت زیادہ غفلت پیدا ہو کر مریض کو گہری نیند آجاتی ہے اور وہ خوب سو جاتا ہے۔

گردے۔ پیشاب کی پیدائش بھی اس سے کم ہو جاتی ہے۔ مگر سوزش بول پیدا نہیں ہوتی۔

جلد۔ پسینہ پیدا کرنے والی غدودوں پر بھی اگرچہ اس کی تاثیر مخدر ہی ہے

مسلسل مضمون

افعال الاعضا

رجسٹرڈ بجنسی گورنمنٹ پنجاب

دِل کے حصے

اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک دایاں اور ایک بایاں۔ ہر ایک حصے میں دو دو جوف (خانے) ہوتے ہیں۔ دو چھوٹے اوپر قاعدہ کی طرف جنہیں اُردو میں کان اور عربی میں اذن کہتے ہیں۔ اور دو بڑے جوان دونو کے نیچے ہوتے ہیں۔ انکو عربی میں بطن کہتے ہیں۔ اب ہر دو حصوں کا مفصلاً علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ **دایاں حصہ**۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔

(۱) **دل کا دایاں کان**۔ جسے عربی میں اذن القلب یمین اور انگریزی میں رائٹ آریکل (Right Article) کہتے ہیں۔ اس کی دیواریں کسیقدر پتلی ہوتی ہیں۔ جو ورید صاعد (اوپر کی طرف سے آنے والی ورید) اور ورید نازل (نیچے کی طرف سے آنے والی ورید) کے ملاپ سے بنتی ہیں۔ اس میں قریباً چھٹانک بھر خون سما سکتا ہے۔ یہ کان بذریعہ ایک سوراخ کے اپنے نیچے کے بطن سے ملتا ہے۔ اس سوراخ پر تکونی شکل کے تین کواڑ اس طرح سے لگے ہوتے ہیں۔ کہ خون کان سے تو بطن میں آسکتا ہے۔ اور بطن سے واپس کان میں نہیں جاسکتا۔

(۲) **دایاں بطن القلب**۔ جسے انگریزی میں رایٹ وینٹریکل (Right Ventricle) کہتے ہیں۔ یہ تکونی شکل کا ایک جوف (خانہ) ہوتا ہے۔ جس میں قریباً سوا۔ ڈیڑھ چھٹانک خون سما سکتا ہے۔ اس میں اوپر کی طرف سے ایک ورید نکلتی ہے جسے شریان وریدی یا شریان الریہ کہتے ہیں۔ جو پھیپھڑوں کی طرف خون صاف ہونے کے لئے لیجاتی ہے۔ اس کے منبع پر بھی اسی طرح تین کواڑیاں لگی ہوتی ہیں۔ جس طرح کان اور بطن کے درمیان۔ تاکہ خون واپس بطن میں نہ آنے پائے۔ یہ اوپر جاکر دو شاخوں میں منقسم ہوجاتی ہے

نوٹ۔ شریان وریدی کا نام مرکب ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ یہ دل سے نکلتی ہے۔ اور خون پھیپھڑہ کی طرف لے جاتی ہے۔ اور اس کی ساخت بھی دوہری ہوتی ہے۔ یعنی دو تہیں مل کر بنی ہوتی ہے اس لئے اس کا نام شریان ہے اور ورید اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اول تو اس کا کام تغذیہ نہیں۔ یعنی یہ پھیپھڑے کی طرف خون اس واسطے نہیں لی جاتی۔ کہ جاکر غذا پہنچائے۔ بلکہ اس واسطے کہ وہاں خون صاف ہو۔ دوسرے اس میں گندا خون جاتا ہے۔ بخلاف شریانوں کے اس واسطے اسکا مشترکہ نام شریان وریدی قرار پایا۔

ب۔ بایاں حصہ۔ دائیں حصے کی طرح اس کے بھی دو حصے ہوتے ہیں۔

(۱) بایاں کان۔ جسے عربی میں اذن القلب یسار اور انگریزی میں لفٹ اَریکل (Left Auricle) کہتے ہیں۔ یہ دائیں کان کی نسبت قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔ خون پھیپھڑوں سے صاف ہوکر واپس اس میں بذریعہ ورید شریانی آتا ہے اور پھر بائیں بطن میں بذریعہ ایک سوراخ کے چلا جاتا ہے۔ اس سوراخ پر بھی دائیں اذن کی طرح کواڑ ہوتے ہیں۔ تاکہ خون بطن کے انقباض سے اپس اذن میں نہ چلا جائے

نوٹ۔ ورید شریانی وہ رگ ہے۔ جو صاف شدہ خون پھیپھڑوں سے واپس دل میں لاتی ہے۔ اور اس کے نام کی وجہ بھی قریباً وہی ہے جو شریان وریدی کی ہے۔ مگر چونکہ یہ کام اس کے برعکس کرتی ہے۔ اس لئے اس کا نام بھی اس کے برعکس ہے۔ اور وجہ تسمیہ بھی برعکس۔ یعنی یہ خون واپس بائیں کان میں لاتی ہے اس لئے اسکا نام ورید ہے۔ اور وہ خون صاف شدہ ہوتا ہے۔ برخلاف شریان وریدی کے۔ نیز اس کی ساخت بھی دوہری ہوتی ہے۔ اس لئے شریان ہے۔ اور مشترکہ نام ورید شریانی مقرر ہوا۔

(۲) **بایاں بطن القلب**۔ جسے انگریزی میں لفٹ وینٹریکل (Left Ventricle) کہتے ہیں۔ یہ دائیں بطن سے قدرے بڑا ہوتا ہے۔ اسکے اوپر کی طرف سے ایک بہت بڑی شریان نکلتی ہے۔ جسے فارسی میں شاہ رگ عربی میں اورطی اور انگریزی میں اے ارٹا (Aorta) اسکے منہ پر بھی کواڑ لگے ہوتے ہیں۔ کہ خون واپس نہ آئے۔

مراسلات

مراسلہ ۱

منجانب جناب حکیم گنگا رام صاحب ساکن سرائے سدھو ملتان

میرے مانیہ بزرگ مولانا صاحب۔ نمستے۔ رسالہ کے متعلق چند شکوک کو صاف کرانے کے لئے میں لاہور پہنچا۔ لیکن شامت اعمال بعارضہ وجع المعدہ ایسا بیمار ہوا کہ نیاز سے محروم مولانا مولوی سید فضل حسین صاحب حکیم امرتسری سے جا شرف ملاقات حاصل ہوا۔ کیونکہ میں جلسہ گورو کل پر جا رہا تھا۔ ذکر اذکار آنحضور بہت دیر تک مرکز دلچسپی بنا رہا۔ رسالہ کے متعلق بھی ترقی نمایاں طور پر اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ جلسہ کا انتظام ہو جائے۔ اور طب جدید کو زیادہ فروغ دینے کی سکیم پر بھی وہاں ہی بہتر طور پر سوچا جا سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شکوک سلوک سوالات جو قابل حل تھے درج ذیل ہیں۔ مدلل جوابات سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں

(۱) ایک قے کی مریضہ جو کہ پانی تک کو خارج کر دیتی تھی۔ سفوف سمی کی قلیل مقدار کو بھی خارج کر دیا گیا (کیونکہ عارضہ پرانا تھا اس لئے استعمال کیا گیا)۔

اور اگر قے محض "اجتماع الدم فی المعدہ" ہی ہے تو مسٹرڈ کا ٹکڑا اور تسکین کے لئے بنسلوچن زہر مہرہ وغیرہ کا یا جوارش تمر ہندی کا استعمال کرنا بھی تو کچھ اثر پیدا کر سکتا ارادتاً اُسے آب گرم اور شہد سے قے کروا کر ایک برتن میں دیکھی گئی جس میں سوائے پانی کے اور پہلی دفعہ بلغم اور کچھ مواد پیپ سا سفید برآمد ہونے کے کچھ نہ ہوا زخم کا خیال اس سے دفع ہو جاتا تھا۔ کہ کسی بھی ملذوع یا شاید ترش و کھاری اشیاء سے اُسے کوئی تکلیف اور نہ ہی اس سے پہلے کسی قسم کا درد یا چبھن یا دبانے سے کسی قسم کی سختی معلوم ہوتی تھی۔ ڈاکٹر نے انجکشن وغیرہ بھی کئے۔ آپ کے فرمائے ہوئے نسخہ بسمتھ سب نائٹریٹ اس اور سوڈا کو بھی استعمال کرتا رہا ہوں۔ لیکن فائدہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ رحم یا دماغ بھی مائوفیت کی زد سے محفوظ تھے اس سے پہلے کوئی اعصاب پر خاص صدمہ نہیں پہنچا۔ واللہ اعلم بالصواب

(۴) جن حالات میں مریض نہایت کمزور ہو جائیں نبض کم ظاہر بدن سرد ہذیان شامل ہو تو ٹھیک تو یہ ہے۔ کہ اجتماع خون اندرون بدن ہونے سے داخلاً مسکن اور ظاہراً محرک اشیا استعمال کریں۔ لیکن نفع حاصل ہونے کی کوئی اُمید نہیں۔ کیونکہ ایک مریض حمی یک لخت مندرجہ بالا حالت میں پہنچ گیا۔ جسے ہڑتال محرق اور یادر تجویہ ابریشم قرنفل زعفران نیلوفر مویز شہد کے جوشاندہ سے اور ظاہر بدن بالخصوص سر پر حلوہ سے تحریک کرائی گئی۔ اور فائدہ ہو گیا۔ تشخیص بطور طب جدید جو کہ میں اس سے پہلے لکھ آیا ہوں۔ کیا غلطی تھی۔ کیونکہ علاج اُسکے برخلاف عمل میں لانے سے فائدہ ہوا۔

۳۔ تبصرہ یکم دسمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۱۲ پر آپ "درد" کی یوں تعریف فرماتے ہیں کہ یہ عصبی احساس کا نام ہے۔ اور اس کی پیدائش میں مختلف امراض کے ضرر کی وجہ سے مختلف اعضا کی بناوٹ" یا اُن کے باہمی نظام میں فساد واقع ہونے پر جو احساس ہوتا ہے اُسے درد کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن ایسی بہت حالتیں ہیں۔ جہاں بدن میں مرض سے ضرر پہنچ رہا ہو اور عضوی بناوٹ میں فساد و فرق ہو رہا ہو یا باہمی نظام میں خلل ہو۔ لیکن احساس درد موقوف ہو جیسے متلی۔ قے فیض تیمین و تہزیل اعضا۔ استسقاء یا سوء القنیہ ہاں ایک بات یہ کہ آپنے اس میں احساس اعصاب کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں جن کے ذرائع سے مرکز یعنی دماغ کو خبر کی جاتی ہے

درد۔ خارش۔ سوزش۔ بے چینی لیکن کن حالات میں احساس درد اور کیسی صورتوں میں خارش اور کب سوزش علیٰ ہذا ہوتی ہے۔

پھر آپ صفحہ ۱۷ پر لکھتے ہیں

کہ بدن کے کسی عضو میں فساد واقع ہو۔ تو بذریعہ اعصاب مرکز اعصاب یعنی دماغ کے افعال میں بھی افراط و تفریط لازمی ہے پس جب دماغ کے کسی فعل میں فتور واقع ہو تو ایذا سے درد کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ لیکن دماغی افعال میں فتور ایذا کو لازمی نہیں کرتا جیسے ہائیخولیا وحس دماغی خزلہ زکام۔ علیٰ ہذا۔ باقی پھر۔ زیادہ نیاز۔

جواب مراسلہ ۱۰

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کو سوزش معدہ مزمن یا سرطان ہے۔ یہی دو بیماریاں نہایت ہی ضدی اور علاج کو کم قبول کرنے والی ہوا کرتی ہیں۔ اور اکثر عورتیں ہی زیادہ ان امراض میں مبتلا پائی جاتی ہیں۔ علاج مستقل اور دیرپا ہونا ضروری ہے۔ ایک دو خوراکوں سے صحت ہو جانا محال ہے۔

علاج سفوف سمی ۳ کا استعمال ایسی امراض کے واسطے مجرب ہے۔ مگر غذا سے پہلے دینا چاہئے۔ اور مدت تک اس علاج کو جاری رکھا جائے۔ کیونکہ یہ دونو بیماریاں آہستہ آہستہ رفع ہوا کرتی ہیں۔

ایضاً۔ کاربالک ایسڈ نصف بوند قطرہ عرق الائچی ۵ تولہ میں حل کر کے ۲ تولہ شربت انجبار میں ملا کر غذا سے پہلے دینا بھی مجربات میں سے ہے بلکہ اکثر اوقات سفوف سمی سے زیادہ تر دو اثر ثابت ہوئی ہے۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ایسی مرض میں دوا سے بڑھکر غذا کا انتظام ضروری ہے۔ کیونکہ غذا کی بے پرہیزی سے اکثر اچھی اچھی مجرب، ادویہ بھی کارگر نہیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایسے مریضوں کو چبا کر کھانے کی غذا بالکل نہ دینی چاہئے۔ بلکہ لطیف اور زود ہضم اور سیال غذائیں دینا چاہئے۔ مثلاً صرف دودھ پر ہی اکتفا کریں یا آش جو اور یخنی وغیرہ پلاتے رہیں۔ اگرچہ ایسی غذاؤں سے مریضوں کی اشتہاء رفع نہیں ہوتی اور تیمار دار اور معالج بھی ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ مریض کمزور ہو جائے۔ لیکن ایسا خوف ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ دوسری غذائیں کھا کر قے کر دینے سے بالکل ہی جسم کو حصہ نہیں ملتا۔ لیکن ایسی غذائیں ہضم ہو کر مریض کی جسمانی حالت کو بہت کچھ بحال رکھنے میں معاون ہوا کرتی ہیں۔ پس اگر غذا کا پورا انتظام رکھا جائے تو متذکرہ بالا ادویہ ضرور ہی اچھے نتائج پیدا کرتی ہیں۔

(نوٹ) مزمن اسہال اور مزمن پیچش میں بھی غذا کا یہی انتظام کرنے سے صحت حاصل ہو سکتی ہے۔

(۲) بے شک جب معدہ و امعاء میں اجتماع خون ہو تو محرک معدہ دوا مفید نہیں ہوتی بلکہ مضر ہوا کرتی ہے۔ لیکن جس مریض کا آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ اسکے دماغ میں خون کا اجتماع تھا۔ اور بیرونی حرارت کم تھی۔ دماغ میں اجتماع خون کی علامت ہذیان اسپر دلالت کر رہا ہے۔ سو ایسے مریض کو محرکات معدہ مفید ہو جانی چاہئے کیونکہ دماغ سے معدہ کی طرف امالہ ہو کر مرض میں تخفیف ہو جانا نہایت زیادہ قرین قیاس ہے۔ نیز دماغ کے مزمن اجتماع خون میں سر کو باہر سے گرم کرنا بھی مفید ہو جایا کرتا ہے (حاد میں نہیں) کیونکہ حاد میں دوران خون تیز ہوتا ہے۔ اس وقت سر کی ظاہر جلد کو گرم کرنے سے اگرچہ اندرون دماغ سے باہر کی طرف خون جذب ہوتا ہے مگر پیچھے سے اور خون دماغ میں آکر جمع ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح بجائے فائدہ کے اُلٹا نقصان ہو جاتا ہے۔ لیکن مزمن میں چونکہ دوران خون میں سُستی واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے سر کو گرم کرنے سے ضرور دماغ میں خفت پیدا ہو جایا کرتی ہے یہی وہ مقام ہے جہاں متقدمین نے بھی سر پر مرغ وغیرہ کو ذبح کر کے گرم گرم باندھنے یا ماش کی روٹی گرم گرم باندھنے کی ہدایت کی ہے۔ ورنہ ہر ایک سرسام میں سر پر گرمی پہنچانا مفید نہیں ہے۔ بلکہ جب دوران خون تیز ہو جس کی علامات بخار کا شدید ہونا ہے وغیرہ وغیرہ تو ایسے موقعہ پر سر کو سرد کرنا ہی صحیح علاج ہے نہ کہ گرم کرنا۔

(۳) متلی اور قے تو خود خراش معدہ کی دلیل ہے۔ اور یہی خراش عصبی احساس ہے جو قے لاتا ہے۔ اور عموماً عصبی احساس کی چاروں اقسام اس مرض میں موجود ہوا کرتی ہیں۔ یعنی درد۔ خارش۔ سوزش۔ بے چینی۔ لیکن بعض وقت درد نہیں ہوتا مگر باقی تینوں موجود ہوتی ہیں۔ بعض میں صرف ایک ہی قسم ہوتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ چاروں اقسام میں سے کوئی قسم بھی موجود نہ ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ اعتراض قائم ہو سکتا تھا۔

قبض بھی اگر شدید اور فوری ہو تو ضرور اس کے ساتھ درد وغیرہ عصبی احساس کی کوئی نہ کوئی علامت ضرور موجود ہوتی ہے۔ البتہ مزمن اور خفیف قبض میں درد وغیرہ

نہیں ہوا کرتیں سو اس عدم احساس کی وجہ مرض کا بتدریج اور نا معلوم حالت میں ترقی کرنا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اعصابی حس اس تکلیف کی معتاد ہو جاتی ہے اور اس کی برداشت کر لیتی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہم ہر جگہ میں انسانی احساس کے متعلق دیکھتے ہیں کہ جو نقصان بہت زیادہ اور یک لخت واقعہ ہو۔ اس سے ہم متنبہ ہو کر اسکا انسداد وغیرہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہو تو ہم اس کی طرف کچھ بھی التفات نہیں کرتے۔

تسمیس و تہزیل اور استسقاء سوء القنیہ بھی مزمن اور آہستہ آہستہ بڑھنے والی امراض ہیں۔ ان میں اعصاب بوجھ عادی اور متحمل ہوتے جانے کے اپنی بے چینی کا اظہار نہیں کیا کرتے۔

باقی رہا یہ کہ کس حالت میں درد اور کس حالت میں خارش اور سوزش اور بے چینی کا اظہار ہوتا ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ زیادتی کے سبب سے درد اس سے کم میں سوزش اور اس سے کم میں خارش ہوا کرتی ہے۔ اور بے چینی عموماً سب میں کم و بیش ہوتی ہے۔ لیکن جب صرف بے چینی ہو تو عموماً بہت ہی کم سبب کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ پھر حسب اختلاف اعضاء کے اس ترکیب میں بعض اوقات اختلاف بھی ہو جا سکتا ہے جس کو دانا طبیب خود سوچ سکتا ہے۔

دماغی احساس سے درد سر کا ہونا واقعی ضروری ہے۔ لیکن جب حس اعصاب پر ہی آفت پڑ گئی ہو تو پھر احساس کا کام کون کرے۔ آپ کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔ مالیخولیا۔ حس دماغی۔ نزلہ اور زکام پہلی مثال میں اعصاب حسیہ پر ہی زوال آجاتا ہے۔ پھر درد کیسے ظاہر ہو۔ جیسے فالج بھی۔ اگرچہ دماغی مرض ہے مگر درد سے خالی۔ کیونکہ آلہ حس ہی کند اور ناکارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صاحب مالیخولیا کو نہ ورم ہوتا ہے اور نہ تپ۔ ایسے مریضوں کو بسبب آوارہ گردی کے ٹانگوں پر کٹی زخم ہو جاتے ہیں۔ مگر عدم احساس عصبی کی وجہ سے نہ ان زخموں میں درد ہوتا ہے اور نہ ہی وہاں ورم پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ نہ وہاں کے اعصاب محسوس کرتے ہیں اور نہ طبیعت وہاں اجتماع خون کرتی ہے۔ علیٰ ہذا

تپ بھی نہیں ہوتا۔ حس دماغی میں اگرچہ درد نہیں ہوتا۔ مگر خارش اندرونی دماغ محسوس ضرور ہوتی ہے۔ جو احساس کی علامت ہے۔ نزلہ وزکام میں تو اکثر درد بھی ہوتا ہے۔ لیکن اگر خفیف ہو تو درد اگرچہ نہ ہو لیکن سوزش اور بے چینی وغیرہ میں سے ضرور کوئی نہ کوئی علامت احساس عصب کی ضرور ہوگی۔ کبھی دیکھا نہیں کیا کہ نزلہ وزکام میں ان چاروں میں سے کوئی علامت بھی نہ ہو۔ مدیر

مراسلہ ۲

مکرم و معظم جناب ایڈیٹر صاحب سلمہٗ ربہٗ

السلام علیکم و رحمتہ و برکاتہٗ! مزاج شریف؟ عرض ہے۔ تبصرہ ۱۱ جلد ۱ بابت اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۱۲ پر مراسلہ ۲ منجانب خاکسار نمونۃً تمام ناظرین رسالہ کی خدمت میں عموماً اور اطباء نامدار کی خدمت میں خصوصاً بغرض حصول رائے عالیہ بشکل طبی سبق ۱ پیش کر کے سلسلہ اسباق الطب جاری کرنے کی خواہش ظاہر کی گئی تھی۔ لیکن ناظرین تو کیا ایڈیٹر صاحب کلک دو زبان کی زبان پر بھی حرفِ اقرار و انکار تک نہ آیا۔ اس لئے خاکسار نے بھی چپ سادھ لی۔ افسوس!

اب ایک اور مضمون ہیں جسکو آجتک کسی صاحب نے بھی نہیں چھوا قلم اٹھانیکا خیال دل میں چٹکیاں لے رہا ہے۔ بشرطیکہ صاحب ایڈیٹر یا کسی از ناظرین اُس کی پہلی قسط کا ملاحظہ فرما کر پسند فرمائیں۔ جو آئندہ نمبر میں انشاء اللہ بھیجا جائیگا۔ احقر صبیہ نور

دیگر

حکیم مولوی عبدالغنی صاحب سکنہ جھیورانوالی نے جو علم افعال الاعضاء پر مسلسل خامہ فرسائی فرما رہے ہیں۔ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کے رسالہ تبصرۃ الاطباء صفحہ ۹ پر اور رسالہ مئی سنہ ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۵ پر ایک بوتل کے خالی پیندے پر بڑ کا ٹکڑا باندھ کر اور اس میں پھکنا اور پھکنے کے منہ پر نلی (جو کارک میں سے ہوتی ہوئی باہر کو گئی ہے) دکھا کر سانس کی فلاسفی بتلانے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔ اس لئے میں اپنے خیالات پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوا ہوں

قفسِ عناصری (جسم) جس میں مانع قدرت نے مُرغ روح کو ایک مقررہ میعاد کے لئے محبوس کر رکھا ہے۔ بید کی لکڑی کی مانند نہایت مضبوط اور لچکدار تیلیوں (ہڈیوں اور کریوں) سے بنا ہوا ہے۔ خصوصاً تنورۂ بدن یعنی گردن سے نیچے اور کوہلے کی ہڈی سے اوپر کا حصہ بعینہٖ لوطہ کے پنجرہ سے مشابہ ہے۔ یہ عصباتی جھلیوں اور گوشت کے ٹکڑوں سے منڈھا ہوا ہے۔ تاکہ اس مشینری کے پرزے خاک دھول ہی سے نہیں بلکہ بیرونی صدمات و دیگر آفات سے بھی محفوظ رہ سکیں۔ اس غلاف کو کھال کہتے ہیں۔ اس پنجرہ میں دل۔ جگر۔ معدہ۔ امعاء۔ گردے اور پھیپھڑے بھی ہیں۔

اگر حکیم صاحب تجربہ کے وقت شیشہ کی بوتل کی بجائے بید کی چھڑیوں کا بنا ہوا بوتل کا ہمشکل اور چاروں طرف سے گیلی کھال سے منڈھا ہوا پنجرہ رکھکر شیشہ کی نلی (قصبۃ الریہ) کے منہ پر منہ رکھکر نیچے اوپر پھونکتے تو انکو پھکنے (پھیپھڑے) کے ساتھ ساتھ پنجرہ کی دیواریں بھی نیچے اوپر ہوتی ہوئی دکھائی دیتیں۔ جیساکہ تنورۂ بدن خصوصاً پیٹ بوقت تنفس پھولتا اور بیٹھتا نظر آتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو جاتا کہ پینڈے کے ربڑ یا حجابِ حاجز کا تنفس سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے بلکہ وہ تو پھکنے (پھیپھڑے) کے اُتار چڑھاؤ سے نیچے اوپر ہوتا رہتا ہے۔ نہ یہ کہ وہی (حجاب حاجز) تنفس کا باعث ہو۔ وہ تو دل اور معدہ کے درمیان محض ایک پردہ ہے جو انکو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے۔

سانس لینے کی غرض یہ ہے کہ غیر خالص اور مستقل خون جو جسم سے سڑے ہوئے اور ردی مادہ کے ذرات کو ہمراہ لیکر پھیپھڑوں میں آتا ہے۔ پھر صاف ہو کر پرورش کے قابل ہو جائے۔

اِس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہم باہر کی تازہ ہوا میں سے اسقدر ہوا کو جو پھیپھڑوں میں سما سکے نتھنوں سے کھینچکر قصبۃ الریہ کی راہ سے داخل کر لیتے ہیں۔ اور اُسکا جزوِ جاں بخش (آکسیجن) خون میں جذب ہو کر اُسکو پرورش کے لائق بنا دیتا ہے۔ پھر باقیماندہ ہوا کو بمعہ خون کے ذراتِ فاسدہ کے جس کو

دُخان (کاربانک ایسڈ گیس) کہتے ہیں۔ ہم باہر چھوڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ پیدائش سے موت تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔

بچپن میں حرکاتِ تنفس بہ نسبت جوانی کے اس لئے تیز نہیں ہوتیں کہ بچہ کا حجابِ حاجز جوان کے حجابِ حاجز سے چھوٹا ہونے کے سبب تھوڑا فاصلہ جلدی سے طے کر لیتا ہے۔ اور جوان کا حجابِ حاجز بدیر۔ جیسا کہ تبصرہ بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۶ پر دو لٹو چھوٹے اور بڑے دھاگوں سے باندھ کر ایک ہی وقت میں ہلا کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بلکہ سانس کی فلاسفی صرف یہی ہے۔ کہ علم التجارب (علم سائنس) سے ثابت ہے کہ لفظ خلاء ایک مہمل لفظ ہے۔ بالفاظِ دیگر دنیا میں کوئی جگہ بھی خالی نہیں۔ یعنی جس جگہ کو ہم خالی سمجھتے ہیں اُس میں اگر اور کچھ نہ ہو تو ہوا ضرور ہوتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ہوا نتھنوں سے داخل ہو کر قصبۃ الریہ کی راہ سے عروقِ خشنہ یعنی پھیپھڑوں کے خانوں (ایئر سیلز) میں داخل ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ پھیپھڑے لعابدار جھلی سے ملفوف ہیں۔ اس لئے ہوا کو اس سے آگے نکلنے کی راہ نہیں ملتی۔ لہٰذا اسکو بادِ دُخان کی شکل میں واپس آنا پڑتا ہے۔

ڈیڑھ فٹ کے بچہ کے پھیپھڑے ساڑھے سات فٹ کے گرانڈیل جوان کے پھیپھڑوں سے یقیناً بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں ہوا بھی اسی نسبت سے کم مقدار میں داخل خارج ہو سکتی ہے۔ اور جتنی کم مقدار میں ہوا داخل خارج ہوگی اتنا ہی کم وقت اس کے اِدخال و اخراج میں صرف ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ بچوں میں حرکاتِ تنفس کا جوانوں سے زیادہ اور تیز ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

احقر الدہور سید حیدر نور حکیم حاذق جلالپور جٹاں ضلع گجرات

جواب مراسلہ ع ۲ منجانب مدیر رسالہ

مکرم بندہ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد اللہ کہ مدت کی خاموشی کے بعد آں مکرم نے پھر یاد آوری کا شرف بخشا اور اپنے طبی خیالات کے اظہار سے ناظرین کی دلچسپی اور ایزادی معلومات کے لئے سامان بہم پہنچایا۔ یہ

عاجز آپ کی اس علمی فیاضی کا معترف اور قدر دان ہے۔ آپ ضرور یا ضرور اس مضمون اسباق الطب کو جاری رکھکر مجھے اور دیگر ناظرین کو مستفید ہونے کا موقعہ بخشیں۔

نیز دوسرے مضمون کا بھی ضرور آغاز فرمائیں۔ جسکا وعدہ جناب فرماتے ہیں۔

تیسرا مضمون جو کہ آپ نے افعال الاعضاء کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ وہ نہایت خوشی سے درج کر دیا ہے۔ اُمید ہے کہ جناب حکیم محمد عبدالغنی صاحب اس کے جواب میں مناسب الفاظ کے ماتحت کچھ لکھینگے۔ اور انکا ہی حق ہے کہ پہلے اسپر لکھیں۔ اس واسطے میں اس حصہ کو انکے سپرد کرتا ہوں۔ اور دوبارہ آپ کو مضامین کی ترسیل کے لئے بادب تاکید کرتا ہوں (مدیر)

مراسلہ ۳

مکرمی جناب مدیر صاحب رسالہ تبصرۃ الاطباء

میں نے آپ کے رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۲۳ء میں پڑھا ہے کہ

"فسٹ ایکشن اور سیکنڈری ایکشن والا حرف ڈھکوسلہ ہے" جو ڈاکٹر ہینومن صاحب نے محض قیاس سے تجویز کیا ہے۔

مہربانی کرکے آپ ڈاکٹر ہینومن صاحب کی کتاب کا نام اور نیز اس صفحہ کا حوالہ دیں جہاں اُنہوں نے فسٹ ایکشن اور سیکنڈری ایکشن کا ذکر کیا ہے۔ اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دوائی کے استعمال کے بعد جب موذی چیز خارج ہو جاتی ہے اور طبیعت کو آرام اور سکون حاصل ہو جاتا ہے تو اس حالت کو ہومیوپیتھک ڈاکٹر اپنی کم سمجھی سے اس دوا کی تاثیر ثانوی کہہ دیتے ہیں۔

بحث صرف ڈاکٹر ہینومن صاحب کے اصول سے ہے۔ جو لوگ اپنے آپکو ہومیوپیتھی کی طرف منسوب کرکے شاگردی پیشہ کے رنگ میں ہیں اشارہ کرتے ہیں اور غلط ملط لکھ دیتے ہیں۔ انکے حوالہ جات کی کار نہیں۔

پھر آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

ہومیوپیتھک اصول تمام ادویہ پر تو راست نہیں آتا البتہ بعض ادویہ

خصوصاً وہ جو کہ زہریلی ادویہ ہیں۔ اس اصل کے ماتحت آجاتی ہیں"

مہربانی کرکے آپ چند ایسی ادویات کے اسماء اور ان کی تاثیرات تحریر فرماویں اور پھر ثبوت دیں کہ علاج بالمثل کا طریقہ ان پر راست نہیں آسکتا۔ علاج بالمثل کے طریق پر نہ کہ علاج بالضد کے طریق پر۔ طبیعت کے نقص کو دور کرنا اور کمی کو پورا کرنا یہی ہومیوپیتھک طریق ہے۔ اور آپ کے اکثر مضامین میں ڈاکٹر ہنیومن صاحب کی سچائی کام کر رہی ہے۔ بہتر ہوگا۔ اگر آپ ڈاکٹر ہنیومن صاحب کی غلطی نکالتے ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف کا نکتہ خیال بمعہ حوالہ اور سند کے درج کرکے پھر بالمقابل اپنا جدید خیال پیش کردیں۔ خاکسار محمد ظہیر الدین

جواب مراسلہ ۳

مجھے چونکہ انگریزی زبان میں دسترس نہیں ہے۔ اس واسطے ڈاکٹر ہنیومن صاحب کی کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کرسکا۔ البتہ اردو کی کتابیں میں نے دیکھی ہیں۔ ان کی بنا پر میں نے یہ لکھا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر نظام الدین ہومیو لاہور جو کہ سنٹرل ہومیوپیتھک میڈیکل کالج کے بانی مبانی اور پروفیسر بھی ہیں۔ نیز ہومیوپیتھک رسالہ ڈاکٹر کے اڈیٹر ہیں اور بہت سی ہومیوپیتھک کتب کے مصنف بھی ہیں۔ اور لاہور میں ایک مشہور اور کامیاب ہومیو ڈاکٹر ہیں۔ ان سے اکثر مجھے ملنے کا اتفاق ہوا کرتا ہے۔ گفتگو بھی ہوا کرتی ہے۔ ان کی تازہ کتاب مخزن الادویہ ہومیوپیتھک کے باب سوم صفحہ ۴۰ تا ۴۲ میں سے چند اقتباس لکھتا ہوں۔ اور فیصلہ آپ ہی پر چھوڑتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ غلط نہیں لکھا اور نہ ہی ڈاکٹر ہنیومن پر بہتان بازی کی گئی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "ہمارے مکرم ڈاکٹر جوسٹ خاں نے دوائی کی مقدار خوراک کے نکتہ خیال سے یوں لکھا ہے۔

(۱) اتنی مقدار جسم کے اوپر دوائی کے ذریعے دو اثر یعنی پرائمری اور سیکنڈری پیدا ہوتے ہیں۔ جو کہ اپنی نوعیت اور خصوصیت کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔

(ب) دوائی جسقدر زیادہ مقدار یعنی ادنے طاقت (پوٹنسی) میں دی جائے اسیقدر

ابتدائی تاثیر تھوڑی اور کم نمایاں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر کم مقدار میں یعنی اعلےٰ طاقت (پوٹنسی) دیں تو صرف ثانوی اثر ہی ظاہر ہوتا ہے۔

(ج) دوائی کی خوراک جسقدر زیادہ یعنی ادنےٰ پوٹنسی میں دیں۔ ابتدائی اثر اسیقدر زیادہ نمایاں ہوا کرتا ہے۔

ڈاکٹر شارپ صاحب کا قول ہے کہ دوائی کی بڑی اور چھوٹی خوراک کے درمیان مخالف تاثیر کے نکتہ خیال سے ایک خاص صفاصل ہے جس پر پہنچکر دوائی دونو اثرات تواتر کے ساتھ پیدا کرتی ہے۔ اور اکثر محققین نے انکے قول کے ساتھ مطابقت کی ہے۔

لیکن ہمارے خیال میں نہ تو ڈاکٹر جوسٹ صاحب اور نہ ہی ڈاکٹر شارپ صاحب کا قول ایسا ہے کہ ہر ایک دوائی میں پورے طور سے صادق آئے۔ ہنامن اعظم نے بھی ابتدائی اور ثانوی تاثیر کو تسلیم کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی آرسنک۔ مرکری اور لڈ وغیرہ دھاتوں کو اس اصول سے مستثنےٰ کیا ہے۔ کیونکہ انکے استعمال سے صرف ابتدائی اثر ہی پیدا ہوتا ہے ..... نباتاتی ادویات کا زیادہ حصہ چونکہ اعصاب پر اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے ہنامن اعظم کے مجوزہ ابتدائی اور ثانوی اثرات ایسی دوائیوں کے متعلق ٹھیک اور صادق آتے ہیں .....

ہومیوپیتھک اصول پر دوائی تجویز کرنے کے متعلق ڈاکٹر ہیل صاحب فرماتے ہیں کہ دوائی وہ تجویز کرنی چاہئے۔ جس کے ابتدائی اور ثانوی اثرات مریض کی موجودہ علامات پر حاوی ہو سکیں ..... ہر حالت میں لازم ہے کہ دوائی علاج بالمثل کے مطابق ایسی منتخب کی جائے کہ ابتدائی اور ثانوی اثرات اور ان کی علامات پر حادی ہو اگرچہ یہ دونو اثرات یعنی ابتدائی اور ثانوی ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہوتے ہیں"

ان اقتباسات میں ڈاکٹر جوسٹ۔ ڈاکٹر شارپ اور ڈاکٹر ہیل جیسے محقق ڈاکٹروں کی طرف مسئلہ پرائمری ایکشن اور سیکنڈری ایکشن کو منسوب کرنیکے علاوہ دو دفعہ ڈاکٹر ہنامن اعظم کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے۔

یہی دوسری بات کہ یہ اصول تمام ادویہ پر راست نہیں آتا۔ سو اس کے متعلق بھی انہیں اقتباسات میں ہی ڈاکٹر نظام الدین صاحب نے خاصکر ہنیومن اعظم کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ معدنیات عموماً اس اصول پر راست نہیں آتی ہیں۔ تو خود ڈاکٹر ہنیومن صاحب کے اپنے قول سے جب ثابت ہوگیا کہ یہ اصول تمام ادویہ پر راست نہیں آتا تو مجھے مزید ثبوت پیش کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن تاہم میں آپ کی توجہ کو ایک علمی مسئلہ کی طرف ملتفت کر کے چند ادویہ بتلاتا ہوں جن پر یہ اصول پورا نہیں آسکتا۔ وہ علمی مسئلہ یہ ہے کہ عموماً ادویہ قبض کشائی (ملینات) یا مسہلات سے عمل تلیین تسہیل دو طرح سے ظہور میں آتا ہے۔ اول یہ کہ ان ادویہ میں بذات خود یہ طاقت موجود ہو یعنی ان میں خراش اور سوزش کنندہ اثر ہو اور آنتوں کی رطوبت پیدا کرنے والی گلٹیوں پر انکا محرک اثر پڑ سکے۔ جیسا کہ اکثر دست آور ادویہ ہوتی ہیں۔ لیکن بعض دوسری قسم کی قبض کشا دوائیں وہ بھی ہیں جن میں بالکل لذع وغیرہ مخرش اثر نہیں جیسے بنفشہ۔ بادام روغن۔ تخم کدو۔ تخم خیارین۔ روغن زیتون اور گھی وغیرہ۔ سو پہلی قسم کی ادویہ پر تو ہومیوپیتھک اصول صادق آسکتا ہے کیونکہ ان کی تاثیر مسہل کی ہے۔ جب وہ تھوڑی مقدار میں مریض اسہال کو دیجائیگی۔ تو طبیعت مدبرہ بدن انکو مسہل دوا سمجھکر انکے خلاف اسباب مہیا کریگی۔ اور ایسی تحریکات پیدا کریگی جو اسہال کو روکنے کے واسطے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ پس جب طاقت مدبرہ اسہال کے خلاف تگ و دو کریگی تو اس مسہلہ دوا پر جو وزن میں بالکل کم ہوگی۔ فوراً غالب آجائیگی اور اس طرح مرض اسہال رفع ہو جائیگی۔

لیکن دوسری قسم کی ادویہ میں دست آوری کی طاقت نہیں بلکہ محض غذائی چیزیں ہیں۔ ان سے قبض کشائی یا اسہال کی علامت اس حالت میں ظاہر ہوتی ہے جب انکو زیادہ وزن میں استعمال کیا جائے اور طبیعت مدبرہ انکے ہضم سے عاجز آجائے تو پھر وہ انکو جسم سے باہر نکالنے کے واسطے امعاء کی

رطوبت افزا گلیٹیوں کو تحریک دیکر عمل اسہال پیدا کرتی ہے۔ اور اس طرح اس ماکولہ غیر منہضم شے کو براہ اسہال دفع کردیتی ہے۔ جیسے غذا جب وزن سے زیادہ کھالی جائے جو ثقیل ہو اور ہضم نہ ہوسکے تو اسہال ہوجایا کرتے ہیں۔ اسیطرح گھی اور بنفشہ اور روغن زیت وغیرہ اشیاء بھی جب غیر معتادہ وزن میں استعمال کرائے جائیں تو طبیعت ہر جبدن کے اپنے فعل سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں نہ کہ ان کی طاقت مسہلہ سے کیونکہ یہ چیزیں فی ذاتہ مسہلہ تاثیر نہیں رکھتی ہیں۔ پس جب ان میں مسہلہ تاثیر موجود ہی نہیں ہے تو تھوڑی مقدار میں دینے سے مریض اسہال میں کوئی فائدہ نہیں کرسکتے ہیں۔ اگرچہ انکی زیادہ مقدار سے اسہال ہوجاتے ہیں۔ پس یہ اصول کہ ہر ایک وہ دوا جس کے زیادہ وزن میں استعمال کرنے سے علامت اسہال پیدا ہو۔ اسکے تھوڑے وزن میں مریضان اسہال کو فائدہ ہوجاتا ہے۔ منکل الوجوہ صحیح نہ ہوا۔ اور یہی میرا منشا تھا۔

مدیر

سنہ ۱۹۱۸ء کی باسمنی سنہ ۱۹۲۲ء کے دسترخوان پر

از رسالہ رفیق حیات قادیان ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء

تحقیق الادویہ

پیشتر اس کے کہ ہر ایک دوا کے متعلق علیحدہ علیحدہ انکے خواص اور کیفیات کا بیان کیا جائے بہتر ہے کہ بطور تمہید کے کچھ تھوڑا سا مضمون لکھا جائے جیساکہ تحقیق الامراض کے شروع میں لکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس مضمون سے ناظرین کو بہت سی نئی باتوں کی جو کہ انجمن کے اصولوں کے ماتحت تحقیقات جدیدہ کے متعلق لکھی جائینگی۔ قبل از وقت سمجھ آجائے۔ سردہ بیہ ہے۔

واضح رہے۔ کہ یونانی طب میں استعمال ادویہ کا دارومدار زیادہ تر انکی کیفیت

عنصری پر رکھا گیا ہے جسکو وہ اپنی اصطلاح میں اس دوا کی کیفیت یا مزاج کہتے ہیں ۔ایسا ہی وید صاحبان بھی کسیقدر اختلاف کے ساتھ اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہیں ۔لیکن یونانیوں کی نسبت کسی قدر کم درجہ پر کیونکہ ویدک طب کیفیات عنصری یا مزاج الادویہ کے متعلق اسقدر باریک اور رقیق مدارج قائم نہیں کرتی جسقدر یونانی طب میں قیاسات سے کام لیا گیا ہے ۔برخلاف ڈاکٹروں کے کہ وہ عناصر اربعہ کے قائل ہی نہیں بلکہ وہ بہت سے دیگر عناصر کے قائل ہیں ۔جنکی ترکیب سے عناصر اربعہ کو مرکب سمجھتے ہیں ۔مثلاً پانی ۔آگ ۔ہوا ۔مٹی کو وہ مفرد یا اجسام بسیط نہیں مانتے بلکہ دیگر اشیاء کی طرح انکو بھی بعض عناصر سے مرکب مانتے ہیں ۔ جسکا ثبوت کامل تجربات کے ماتحت وہ دیتے ہیں ۔سو اس حالت میں باہم ایک اختلاف عظیم واقع ہو رہا ہے ۔جسکا رد کرنا اور تحقیق جدیدہ کے ماتحت سچا فیصلہ کرنا انجمن خادم الحکمت کا فرض ہے ۔ اور جو صداقت ہے اسے ظاہر کرنا اور اپنے برادران حکمت کے لئے اسے رواج دینا ضروری ہے ۔سو جو کچھ کہ آجتک میں نے تحقیقات کی ہے اسکو مفصل طور پر تو آپ کتاب الادویہ میں ملاحظہ فرمائینگے ۔ جو عنقریب شائع ہوگی ۔فی الحال مختصر طور پر اس مضمون میں لکھا جاتا ہے ۔کہ واقعی سابقہ علم الادویہ ناقص حالت میں ہے ۔جب تک ہم اس میں نہایت محنت سے ایک حدت پیدا نہ کریں ۔سب سے اول ہم بلا خوف تردید یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں ۔کہ واقعی عناصر اربعہ مرکب ہیں ۔مفرد نہیں ۔اور یہ ایک بڑی غلطی ہے جو کہ مشاہدات اور تجربات جدیدہ کے ماتحت ثابت ہوئی ہے ۔اگر کسی یونانی مقلد کو یہ بات ناگوار معلوم ہو تو وہ بجائے اسکے کہ خواہ نخواہ اسکا انکار کریں ۔چاہئے ۔کہ اسکا ثبوت ہم سے لیویں ۔ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اسکے متعلق تجربہ کرا کر انکی تسلی کرا دینگے جس میں انہیں ایک ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہ رہے گی ۔بلکہ یہ سلسلہ جو کہ تحقیق الامراض اور تحقیق الادویہ کے متعلق رسالہ ہذا میں شروع کیا جاتا ہے ۔ اس میں عام طور پر ایسا ہوگا ۔کہ کوئی اصول کسی طب کا صحیح قرار دیا جائیگا ۔اور کوئی کسی طب دیگر کا نیز اسکے برعکس ہر ایک کے بعض اصول غلط بھی قرار دینے پڑینگے ۔

اس واسطے ضروری ہوگا۔ کہ جس صاحب کو ہمارے اس فیصلہ کے متعلق کلام ہو وہ بلا شبہ اور بلا تردد اعتراض کریں۔ ہم ہر ایک اعتراض کے دور کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور نہایت محبت اور پیار سے اپنے بھائیوں کے شکوک و شبہات رفع کرنے اور انہیں صحیح علم دینے کے لئے سر توڑ کوشش سے کام لینگے۔ اور اس طرح انہیں ایک نہایت مضبوط اور صحیح اصول علاج کی طرف رہنمائی کرینگے تاکہ آہستہ آہستہ ایک مکمل نصاب طبی قائم اور مدون ہو جائے۔ اور ہمارے طالب علموں کو اس بکھیڑے میں نہ پڑنا پڑے جس میں سے ہم بے شمار مصیبتوں کے بعد نکلے ہیں۔ غرضکہ علم الادویہ میں طب سابقہ کا یہ اصول کہ ادویہ کی تاثیر مزاج کے ماتحت ہوا کرتی ہے۔ غلط ہے۔ اور جب یہ غلط ہو گیا۔ تو ادویہ کے درجات مقرر کرنے اور انکے یاد رکھنے کی مصیبت سے بھی ہم نجات پا گئے۔ اس مضمون کے متعلق زیادہ فصاحت سے پھر لکھا جائیگا۔ اب ایک اور بات جو ہمارے اطباء میں مسلمہ چلی آتی ہے اس کی غلطی سے آگاہ کر کے بعد میں اپنا اصل مضمون لکھتا ہوں۔ اور وہ یہ غلطی ہے کہ ہمارے اطباء کے خیال میں غیر ملک کی ادویات ہمارے اہل ملک کے لئے مفید نہیں۔ بلکہ مضر ہوا کرتی ہیں۔ یہ بھی ایک سخت غلط بات ہے، جسکا مفصل ذکر آئندہ ہوگا۔ انجمن خادم الحکمت کے اصولوں کے ماتحت یہ بات تحقیقات سے متحقق ہو چکی ہے۔ کہ دنیا کی ہر ایک دوائی خواہ وہ نباتات سے ہو خواہ معدنیات اور حیوانات وغیرہ سے اور خواہ ہندوستان کی پیداوش ہو خواہ یورپ وغیرہ اور ملکوں کی جب جسم انسان میں وارد ہوتی ہیں۔ خواہ اندرونی طور پر خواہ بیرونی طور سے تو وہ اپنی تاثیرات اور خواص سے جو قدرت نے اس کی بناوٹ میں رکھے ہیں اس جسم میں کوئی نہ کوئی تغیر و تبدل پیدا کر دیتی ہے۔ ہم کو ضرورت نہیں کہ ہم انکی دریافت کریں۔ کہ فلاں دوائی میں یہ تاثیر کس عنصر کی کمی بیشی سے ظہور میں آئی ہے۔ بلکہ ہم کو اس بات کا علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ فلاں دوائی کے استعمال سے، جو کچھ تغیر و تبدل ظہور پذیر ہوا ہے۔ یہ کن اعضاء سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کہ اس دوائی کا تعلق کون کون اعضاء کے ساتھ ہے۔ یعنی اس دوائی کی مناسبت یا مخالفت کن کن اعضاء

سے ہے۔ غرضکہ علم الادویہ کے متعلق ہمیں اسبات کی ضرورت ہے۔ کہ ہم معلوم کرلیں کہ فلاں دوائی دارو بدن ہونے کے بعد کن کن اعضاء میں اپنا اثر کرکے کون کون سی تبدیلی ان کے افعال میں پیدا کردیتی ہے۔ آیا اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ یا دماغ یا معدہ اور جگر وغیرہ پر اور پھر وہ اثر کیا ان اعضاء متاثرہ کے افعال طبعی کا معاون ہے یا مزاحم۔ اور پھر یہ کہ آیا جو اعضاء اس دوائی سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان سب کے لئے محض معاون یا مزاحم ہے۔ یا کہ بعض کے لئے معاون اور بعض کے لئے مزاحم ہے۔ جب ہم نے اس علم کو کامل کرلیا تو گویا ہم نے ایک حصہ علم الادویہ میں سے کامل کرلیا۔ اور پھر ہم اس لائق ہوسکتے ہیں کہ استعمال ادویہ کی باموقعہ اور برمحل جہات کرسکیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خیال مت کریں۔ کہ اس اصول میں ہم صرف ڈاکٹری علم کے مقلد ہوجائینگے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ انجمن خادم الحکمت دُنیا کی کسی طب کی بھی منکل الوجوہ مقلد نہیں ہوگی۔ بلکہ ہم ڈاکٹروں کو بھی دکھادینگے کہ فلاں فلاں امر میں ان کا علم الادویہ ناقص ہے۔ اور ہم ادویہ کی ان تاثیرات کا علم جو کہ ہمیں یونانی۔ ویدک اور ہومیوپیتھک کے ماتحت معلوم ہے۔ اور جسکا بیان اس طریقے سے ڈاکٹری میں ہرگز ہرگز نہیں کیا گیا۔ ہم اس سے اپنے علم الادویہ کو مکمل کرکے دکھائینگے۔ اور اپنے اصول کے مطابق جو افعال الاعضاء کے متعلق عنقریب شائع ہوگا۔ یعنی انجمن خادم الحکمت کا اصول کہ ہر ایک چیز جو دارو بدن ہو اسکا اثر اعضاء پر پڑتا ہے۔ اور افعال الاعضاء میں تغیر و تبدل سے مختلف حالات جسم انسانی میں نمایاں ہوجاتے ہیں۔ پھر اگر وہ حالت تغیر و تبدل موافق طبع انسانی ہو تو اسے صحت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اگر مخالف طبع ہو تو اسے مرض کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ تبصرۃ الحکماء کے ذریعہ سے مفصل آپ لوگوں کے پیش نظر کیا جائیگا۔ ایک اور بات جو نہایت ہی اعلےٰ ہے۔ ہمارے نئے علم الادویہ میں ہوگی۔ جس کی مثال علوم سابقہ میں کہیں نہیں مل سکیگی۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے علم الادویہ میں ہر ایک دوائی کے مدارج اور مقادیر کا معلوم کرنا اشد ضروری ہوگا لیکن۔ وہ مدارج نہیں جیسا کہ سابقہ طب میں مزاج الادویہ کے ماتحت مدارج اربعہ

رکھے ہیں۔ یعنی فلاں دوائی پہلے درجہ میں گرم خشک ہے یا دوسرے اور تیسرے میں اور فلاں دوائی سرد خشک یا سرد تر ہے۔ اور فلاں درجہ میں ہے۔ مثلاً پہلے میں یا دوسرے تیسرے اور چوتھے میں۔ کیونکہ اوّل تو مزاج ادویہ کا مسئلہ ہی غلط ہے۔ پھر یہ کہ وہ درجات جو مقرر شدہ ہیں۔ ادویات کے مقدار میں فرق کر دینے سے ان درجات میں فرق ہو جاتا ہے۔ مثلاً سم الفار جسے گرم و خشک درجہ چہارم میں رکھا گیا ہے۔ وہ ایک خاص وزن میں ہے۔ اگر اسے بہت قلیل وزن میں دیا جائے۔ مثلاً ایک دانہ خشخاش کا بیسواں حصہ تو کیا پھر بھی وہ جسم انسان میں گرم خشک درجہ چہارم رہیگا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہو چکا۔ اور عنقریب اس کے متعلق نہایت بسط سے اس رسالہ رفیق حیات میں لکھا جائیگا۔ سم الفار بوزن اقل قاطع صفراء مقوی قلب اور مفرح اور مسکن حرارت باطنیہ و دافع قے و اسہال صفراوی وغیرہ اوصاف بارده سے موصوف ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی اسپغول جو کہ بارد رطب کہا جاتا ہے۔ اور برودت میں تیسرے درجہ تک اس کی طاقت بیان کی جاتی ہے۔ مگر جب وزن معتاد سے بڑھا دیا جائے تو یہ نہیں ہوگا کہ سردی میں چہارم درجہ پر پہنچ جائے۔ یا کم از کم تیسرے تک ہی رہے۔ بلکہ گرمی کرتا اور قلق و اضطراب اور غم اور غشیان پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے تمام اکال اور کاوی ادویہ جو کہ زیادہ وزن میں استعمال کرنے سے صاف اور صحیح جلد میں قرحہ ڈال دیتی ہیں قلیل مقدار میں فروحات کو مندمل کر کے جلد کو صاف اور صحیح کر دیتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ ادویات کے مقدار اور وزن پر بھی انکے خواص اور تاثیرات کا بہت سا انحصار ہے۔ (باقی آئندہ)

جوابات استفسارات

بقیہ جواب رسالہ ماہ مئی ۱۹۲۲ء

جواب نمبر ۶۰۔ رشتہ یعنی ٹارواوہ اس طرح پر ہے کہ اول ایک پھنسی

پیدا ہو۔ پھر وہ پک کر آبلہ ہو جائے اور اُس میں سوراخ پڑ جائیں۔ اُس میں سے ایک باریک تار رگ کی مانند نکلے اور اِس تار کا رنگ کبھی سُرخ اور کبھی سرخ سیلی مائل ہوا کرتا ہے۔ اور زخم کے نیچے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی کیڑا وغیرہ حرکت کرتا ہے۔ اِس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ غدودیں اپنے فعل میں سُست پڑ جاتی ہیں۔ جنکا کام ہی صرف خون کو صاف کرنا ہے۔ وہ کمزور ہو جاتی ہیں۔ تو وہ فاسد خون جس عضو میں جاتا ہے تو وہاں ایک قسم کا بتور پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو ناروا وغیرہ کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اِسکا شافی علاج غدودوں کے فعل تیز کرنے کے لئے سفوف سمی نمبر ۳ ایک رتی صبح ایک رتی شام پانی وغیرہ سے کھلائیں دو تین ہفتہ میں کامل صحت ہوگی اور زخم پر مرہم حسب ذیل لگاویں۔ سفیدہ کاشغری تولہ مردار سنگ تولہ۔ مشک کافور تولہ۔ روغن گل کہ جس میں نیم کی مکی جلائی گئی ہو ۲ تولہ۔ موم تولہ۔ سفیدی بیضہ مرغ ۲ تولہ سب چیزوں کو ملا کر مرہم بنا دیں۔ روزمرہ زخم پر لگایا کریں۔ بعد استعمال آئندہ رسالہ میں مطلع فرما دیں۔

پنڈت دیوی داس حکیم واہگہ ضلع لاہور

جوابات رسالہ ماہ جون ۱۹۲۲ء

جواب نمبر ۶۲۔ ریحی بواسیر ہے۔ کسی مقامی طبیب سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ اور سیر دست ہیرا ہینگ ۳ ماشہ لیکر گھی میں بھون کر رکھ لیں۔ اور بمقدار ۲ رتی صبح و شام چہار عرق (اجوائن۔ سونف۔ پودینہ۔ الائچی) ۵ تولہ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ نوشہرہ)

جواب نمبر ۶۳۔ اگر یہی حال ہے تو آپ کی شکایت بجا ہے۔ گزشتہ پرچہ میں میں نے جناب ڈاکٹر چوہدری سلطان علی خانصاحب انچارج ڈسپنسری نمبر ۲ وٹ جیل سنگھ کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ منشی محمد عبداللہ صاحب سے اس گشتہ کے متعلق جواب لیکر تحریر فرمائیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف چار ماہ کی رخصت پر اپنے وطن میں ہیں کیونکہ اُنہوں نے آئندہ رسالہ کو وہاں بھیجنے کے واسطے پتہ تبدیل کرانے کے لئے خط لکھا ہے۔ اب مشکل یہ ہے کہ

صاحب نسخہ تو نہ انجمن کے ممبر ہیں اور نہ ہی خریدار رسالہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صرف اس خیال سے مضمون لکھا ہوگا کہ تاہم ایسے ہی رطب دیابس نسخوں کے لالچ میں انکے نام مفت رسالہ بھیجنا شروع کر دینگے۔ مگر ہم نے انکو آجتک کوئی رسالہ نہیں بھیجا اور نہ ہم کسی نامہ نگار کو مفت رسالہ دے سکتے ہیں۔ لہذا اب آپکے سوال کا جواب لینے کے واسطے کوئی سبیل نہیں ہے۔ البتہ اگر ڈاکٹر صاحب موصوف کوشش کریں تو شائد جواب لیکر بھیج سکتے ہیں۔ مگر وہ بھی رخصت گنار کر ہی شائد وہاں جائیں۔ مدیر

جواب نمبر ۴۶۴۔ روغن نوشادر کا امراض طحال میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نوشادر ۲۰ تولہ۔ سیپی محرق پسی ہوئی ۲۰ تولہ دونو کو ملا کر خوب سحق کریں۔ اور ایک کوزہ گلی میں ڈالکر گلحکمت کر کے ایک سیر اوپلہ صحرائی کی آگ دیویں۔ سرد ہونے کے بعد نکال کر چوبیس گھنٹہ نمناک جگہ میں رکھیں۔ پس روغن تیار ہے۔ قدر خوراک دو تین قطرہ بتاشہ وغیرہ میں۔ (پنڈت دیوبدا س حکیم وابلہ)

ایضاً نشادر ۱ تولہ۔ آہک آب نارسیدہ ۱ سیر لیکر ایک مٹی کے برتن میں چونا ڈالکر درمیان میں ڈلی نشادر رکھو۔ اور منہ برتن کا پٹ کر کے ۱ اسیر اوپلوں کی آنچ دیں۔ جب سرد ہو جائے۔ تو نکال کر ایک سبز تن کھلے منہ والا میں ڈال دو۔ اور پھر چار حصہ پانی مصفےٰ بھی ڈالدو۔ اور ہلا ہلا کر الگ رکھو۔ پھر چوتھے روز مقطر اُسکا لیکر آگ پر پکاؤ۔ جب تمام پانی جل جاویگا۔ تو باقی تیل نشادر ہوگا۔

(نوٹ) جناب حکیم صاحب جی)۔ یہ نسخہ بندہ کا خود تجربہ شدہ نہیں ہے۔ اور نہ آبائی بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ نسخہ بندہ کے گورو مہاراج جوکہ سنیاسی ساہدو تھے۔ اور راولپنڈی و امرتسر وغیرہ علاقوں میں اُنکا نام اب تک مشہور ہے۔ کیونکہ لائق حکیم ہونے کے علاوہ اُنکو علم کیمیاگری بھی یاد تھا۔ بلکہ کئی ایک ساہدو جنگلی اُن سے آکر اس بارہ میں دریافت کیا کرتے تھے۔ گویا وہ لوگ بطور شاگرد پوچھا کرتے تھے۔ مگر بندہ کو اُنکا حکم تھا کہ علم کیمیا سازی کے بارہ میں ہم سے کوئی سوال مت کرنا۔ اس واسطے مجھکو کوئی دخل نہیں تھا۔ دیگر گورو مہاراج سورگباش ہونے میں عرصہ

تین ماہ باقی رہا۔ تو اتفاقاً ایک روز حکم دیا کہ اگر تجربات لینا چاہتے ہو۔ تو کاپی سے نقل کرلو۔ تو بندہ نے اُنکی پُرانی ایک کاپی کی جسقدر نقل ہوسکی کرلی۔ اُس نقلی کاپی میں یہ نسخہ بھی درج ہے۔ جوکہ اُنکا تو آرنائشی ہے۔ مگر میرا نقل کیا ہوا ہے۔ اس واسطے مطابق اس طرز کے اگر تیل تیار ہوجاوے۔ تو برائے مہربانی اس تیل کے فوائد مجھ کو بھی بذریعہ رسالہ آگاہ فرماویں۔ (بندہ مولراج از امرتسر)

ایضاً۔ نشادر دیسی ایک حصہ۔ صدف دریائی ایک حصہ لے کر پہلے صدف دریائی کو آگ میں ایک ایک کر کے جلاکر خوب کھرل کرکیویں۔ پھر نشادر کو باریک کرکے دونو کو ملاکر کھرل کریں۔ پھر سکورہ تلی میں ڈال گلحکمت کرکے خشک کرکے دس پہر اوپلوں کی آنچ دیویں۔ سرد ہونے پر نکال کر خشک کرلیویں۔ پھر چینی کی رکابی یا پیالی میں ڈال کر رکھ چھوڑیں۔ رات اور دن باہر رکھ چھوڑیں۔ اگر کتکا ساون بھادوں پوس اور ماگھ کا مہینہ ہوگا تو بہت جلد تیل نکلنا شروع ہوگا۔ روز کا روز تیل شیشی میں الگ کرتے جاویں۔ میرے پاس اس وقت موجود ہے۔ اگر اس کے فوائد حکم صاحب کو معلوم ہوویں تو بندہ کو بھی آگاہ کریں۔ (سید فیض محمد مہار انوالہ)

جواب نمبر ۶۵۔ امرت دھارا۔ جیون دھارا۔ آبحیات۔ اکسیر شفا۔ اور اکسیر اعظم سب ایک ہی دوا کے نام ہیں۔ ست پودینہ۔ ست اجوائن اور کافور پس یہ تین چیزیں ہیں۔ میں اس میں ست الائچی۔ ست دارچینی۔ اور چند قطرے کاربالک ایسڈ کے بھی ڈالتا ہوں۔ اس کی مفصل تعریف شمس الاطباء صاحب نے مخزن حکمت میں جوہر شفا کے نام سے لکھی ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیں سو واقعی عمدہ چیز ہے۔ (ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ نوشہرہ)

ایضاً۔ جیون دھارا اور آب حیات کے نسخوں کے متعلق مجھے پورا علم نہیں لیکن ناموں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امرت دھارا کی طرح منتھول اور تھائمول اور کافور کا مرکب ہوگا۔ کیونکہ کئی لوگ اس نسخہ کو مختلف نام دیکر فروخت کررہے ہیں۔ اکسیر شفاء کا نسخہ یہ ہے۔ کشتہ طلزون ۲ تولہ۔ قوقل بریان ۹ ماشہ۔ توتیا سبز سہاگہ مردار سنگ ۹ ماشہ۔ کتھہ سبز ۹ ماشہ۔ زنگار ۹ ماشہ۔ رال ۹ ماشہ سب کو ایک ہفتہ بھر

عرق گلاب ڈال کر کھرل کرتے رہیں۔ حتے کہ سرمہ کی طرح باریک اور ملائم ہو جائے۔
فوائد۔ مصفے خون۔ حابس دم۔ قابض۔ مجفف رطوبات۔ مدمل جروح و قروح۔
مواقع استعمال، مرض سوزاک۔ آتشک اور جذام میں ہمراہ مکھن یا بالائی کے کھلایا جاتا ہے۔ ہر قسم کے قروحات خبیثہ مزمنہ یا بوسہ پر ذرورًا استعمال ہوتا ہے۔ امراض چشم مثل جرب۔ خارش۔ سبل۔ لکے وغیرہ وغیرہ میں بطور سرمہ لگایا جاتا ہے دانت اور مسوڑوں کی درد اور شقیقہ و عصابہ میں بطور نسوار کے سونگھا جاتا ہے۔ سیام۔ سپات۔ سبات۔ سکتہ اور صرع وغیرہ میں رفع بیہوشی اور دماغ سے امالہ کرنے کے واسطے ناک میں پھونکا جاتا ہے۔ امراض دنداں و لثہ آکلتہ الغم۔ بثورات و قروحات دہن و کام اور سورخ تالو وغیرہ میں بطور سنون یا ذرور کے استعمال کیا جاتا ہے۔ داد اور چنبل وغیرہ میں مکھن یا گھی وطی سادہ میں ملا کر بطور مرہم کے لگایا جاتا ہے۔ زحیر خونی اور سیج امعاء اور پرانے دستوں میں قند سفید یا پتاشہ میں رکھکر کھلایا جاتا ہے۔ اس صورت میں قدرے افیون بھی اس میں ملا لینا مفید ہے۔ اس کے اندرونی استعمال کے وقت غذا مرغن و مجرب ہونی چاہئے۔ خوراک اس کی ایک رتی ہے۔

اکسیر جگر یہ ہے۔ قلمی شورہ ۳ ماشہ۔ نوشادر ۶ ماشہ۔ ریوند خطائی ایک تولہ۔ سفوف بنائیں۔ خوراک ۲ رتی سے چار رتی ہمراہ مشربت بزوری وغیرہ یرقان القنیہ استسقاء کبدی۔ ورم و عظم جگر۔ یرقان وغیرہ عوارضات میں اکسیر ہے۔

تریاق سبعہ۔ گل ارمنی خودوس۔ افتیمون ولایتی۔ بسفائج۔ بادرنجبویہ۔ گاؤزبان۔ سنا مکی ہر یک نصف نصف چھٹانک مویز منقے ڈیڑھ چھٹانک۔ قند سفید ۳ پاؤ حسب دستور شربت تیار کریں۔ خوراک ۳ تولہ صبح و شام تمام مزمن اور ہیلی امراض مثل صرع۔ مالیخولیا۔ مراق۔ صداع مزمن۔ کھانسی مزمن۔ نزلہ وزکام کہنہ۔ بدہضمی مزمن۔ ریاح مزمن وغیرہ وغیرہ کے لئے اسکا استعمال اکسیر ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۶۶۔ مچھی سے مراد مچھلی ہے جو آبی جانور چیز ہے اسی کو کوٹکے

نغدہ بنانا چاہیئے۔ (حکیم شیخ غلام محمد آزراد پنڈی)

جواب نمبر ۶۷۔ کساری ایک سرخ رنگ کا کیڑا ہوتا ہے۔ جو ریشم کے کیڑے کی طرح گھر بناتا ہے۔ اور اس سے کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ جس کو ٹسر کہتے ہیں۔ (حکیم سید عبداللہ شاہ)

استفسارات

سوال نمبر ۶۸۔ اگر کسی صاحب کو شورہ قائم النار کے فوائد معلوم ہوویں تو ازراہ کرم تحریر فرماویں۔ (سید فیض محمد حکیم مدرس مدرسہ چک ۶۱)

سوال نمبر ۶۹۔ مفوی اعضائے رئیسہ و شریفہ کا نسخہ مطلوب ہے سیراہ نوازش کوئی صاحب خصوصاً مدیر صاحب درج رسالہ فرما کر مشکور فرمائیں۔

(حکیم فیروز الدین احمد ازراد پنڈی)

سوال ۷۰۔ کوئی صاحب عضو مخصوص کی درازی کے لئے اپنے ذاتی تجربہ کا نسخہ عنایت فرمائیں۔ خصوصاً حکیم غلام حسین صاحب سملال والے اس طرف ضرور توجہ فرمائیں جس صاحب کا نسخہ واقعی طور پر تجربہ میں مفید نکلیگا۔ مبلغ پندرہ روپیہ ان کی نذر کئے جائینگے۔ یہ انعام نہیں ہوگا بلکہ حق استادی کے طور پر یہ شیرینی ہوگی۔ (حکیم نور الدین از گوجرانوالہ خریدار تبصرۃ الاطباء)

سوال نمبر ۷۱۔ عموماً مرتے وقت اور افیون و بیش و غیرہ مخدرات کی سمیت اور ہیضہ کے اخیر درجہ میں پسینہ کیوں آتا ہے۔ حالانکہ اس وقت حرارت جسمی بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اور عموماً دیکھا جاتا ہے کہ پسینہ حرارت کی زیادتی سے آیا کرتا ہے۔ سردی میں کبھی نہیں آتا۔ اس کی فلاسفی پر ضرور روشنی ڈالی جائے۔

حکیم فتح محمد مدرس (لاہور)

تحقیقات و تجربات

از جناب حکیم سید فیض محمد صاحب مدرس مدرسہ چک عالم گ مہار انوالہ

(۱) مکرم جناب حکیم صاحب السلام علیکم۔ جناب حکیم دیوی داس صاحب نے کشتہ سم الفار میرے خیال میں غلط تحریر کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ درست تحریر کر کے فائدہ اُٹھلتے۔ اور دوسرے احباب بھی کامل طور پر مستفید ہوتے۔ میں کوئی طعن سے نہیں لکھتا بلکہ ان کی غلطی کو ظاہر کرتا ہوں۔ کہ آئندہ اس ترکیب سے تیار کریں۔ شورہ قلمی ایک پاؤ بھر اور برادہ عاج پاؤ پھر لیکر ایک مٹی کی ہانڈی آب نارسیدہ میں نصف برادہ بچھا کر قلمی شورہ رکھ دیویں اور باقی نصف پاؤ برادہ مذکور ڈال کر شورہ کو اچھی طرح سے ڈھانپ دیں کہ شورہ بالکل نتگانہ رہے۔ پھر اس ہانڈی کے نیچے آگ جلائیں۔ مگر ہانڈی کا منہ بالکل نہ ڈھانپیں جب آگ تیز ہوگی اس میں سے دھواں اُٹھیگا۔ جب تک دھواں نکلتا ہے آگ جلاتے رہیں۔ جب دھواں بالکل نکلنا بند ہو جاوے پھر آگ بند کر دیں۔ اور ہانڈی کو سرد ہونے پر اُتار لیویں۔ اس میں آگ جلانے کی زیادہ بات ہے کہ شروع سے لیکر اخیر تک ایک تار آگ جلتی رہے۔ خواہ کتنی ہی ضرورت ہو آگ چھوڑ کر نہ جاوے۔ کیونکہ عمل میں فرق آجاویگا۔ اس طریق سے شورہ قائم النار ہو جاویگا۔ جو کہ بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ اور یہ شورہ مدت تک کارآمد ہو سکتا ہے۔ جس وقت سم الفار کو کشتہ کرنے کی ضرورت ہووے اس وقت ایک تولہ سم الفار لے کر مذکورہ شورہ کو باریک کر کے سکورہ گلی میں نصف نیچے رکھکر بیچ میں ڈلی سم الفار کی رکھ دیویں اوپر نصف شورہ ڈال کر منہ بند کر کے گل حکمت کر کے خوب سکھاویں۔ پھر دس سیر پختہ اوپلوں کی آنچ دیویں۔ سرد ہونے پر نکال لیویں۔ تو کشتہ سم الفار خوب پھولا ہوا پہلے حجم سے بہت بڑا ہوگا جیسے سہاگہ سفید یا پھٹکری پھول کر بڑی ہو جاتی ہے۔ اگر احتیاط سے کل آگ وغیرہ کا عمل کیا گیا تو کبھی نقص نہیں آئیگا۔ اس کے اوپر سے شورہ اُتار لیویں۔ یہ

دوبارہ سہ بارہ کام میں آتا رہے گا۔ جب تک شورہ موجود رہیگا۔ کشتہ میں امداد دیگا۔ کشتہ مذکور کو پیش کر نگاہ رکھیں۔ وجع المفاصل۔ آتشک۔ جذام نامردی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میرے پاس اس وقت موجود ہے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو جس وقت چاہیں اور جس قدر ضرورت ہووے طلب فرما سکتے ہیں۔ بلکہ شائقین خود تیار کر کے تجربہ کریں۔ اور فائدہ اُٹھاویں۔

(۲) سم الفار۔ دارچکنہ۔ رسکپور۔ شنگرف ہموزن لے کر ایک ایک کر کے سحق کریں۔ بعدہٗ سب کو ملا کر کھرل کریں۔ پھر اس میں ۲ چھٹانک دودھ برگد (بڑ) کا لے کر اس میں ڈال کر کھرل کر کے ایک ٹکیہ بناویں۔ اس ٹکیہ کو ایک توے پر رکھ کر اوپر اس کے ایک مٹی کا پیالہ دیکر دُھانپ دیویں اور اردگرد توے اور پیالہ کے جوڑ پر باریک خاکستر اوپلوں کی ڈال کر بند کر دیویں۔ پھر اس پیالے پر گندم کے دانے چند ایک رکھکر اسی کے نیچے بیری کی لکڑی کی دو چوبی آنچ کامل چار پہر تک دیویں۔ متواتر آگ جلتی رہے۔ تاکہ عمل میں فرق نہ ہو۔ جس وقت گندم کے دانے سیاہی رنگ پکڑیں آگ بجھا دیویں اور سرد ہونے پر پیالے کو اُتار لیویں۔ جو ہر پیالے کے اندر لگے ہونگے۔ انکو اُتار کر شیشی میں بند کر لیویں۔ یہ ایک رسائن ہے۔ جو کہ لاثانی ہے۔ باقی ثفل کو بھی باریک کر کے نگاہ رکھیں کھانسی کے لئے بہت مفید ہے۔

نوٹ ۱۔ جن خریداران کی سابقہ قیمت سالانہ ختم ہو چکی ہے۔ وہ براہ نوازش بہت جلد بذریعہ منی آرڈر قیمتیں بھیجکر مشکور فرمائیں۔ یاوی۔ پی کرنے کے لئے اجازت دیکر الگ الگ خطوط نویسی کے خرچ اور تضیع اوقات سے دفتر کو بچائیں۔

نوٹ ۲۔ قواعد رسالہ کی دفعہ ۷ میں ہمیشہ لکھا جاتا ہے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں۔ مگر ہمارے بعض دوست پھر بھی اسپر توجہ نہیں دیتے۔ انہیں متنبہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ خیال رکھیں۔ ورنہ عدم جواب کا شکوہ نہ کریں۔

مینجر

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ - لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے اور انمیں سے خاص خاص وضع ماکدہ کے اصل پر ہر ایک بحث اور عملیات کیجائے خواہ طب یونانی کی تحقیقات ہو یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی۔

(۲) تمام انستی کیدہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں مروج دیا جاوے۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا مقررہ امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص و فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفردہ مرکب ادویہ جو مجربہ و محققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی اور علم افعال الاعضاء کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جاوے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ - لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جاویگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی آزادانہ رائے دے سکے۔ مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بائی انجمن فیصلہ قرار پاجائے اسکے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصے لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت۔ شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں نے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے اور میں حتی الوسع انپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اسکے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیۃ الاحباء اپنے زیر علاج مریضوں کے لئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں۔

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں۔ مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہئے۔

(۵) ہر ایک معالج کیلئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو استعمال کرے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے۔ اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے۔

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام السید احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا